ائمہ اہلبیت کی مقدّس سیرت کا مختصر خاکہ

تذکرہ شہزادگان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

﴿مصنف﴾

ابوالوفا حافظ مفتی

محمد طاہر رضا نقشبندی قادری

فاضل دارالعلوم مصطفائی رضوی، سرپرست جامعۃ الزہرۃ

ڈائریکٹر فرقان میڈیا سروس

فرقان میڈیا سروس

مرکز اہلسنت مدنی مسجد جمیل آباد فیصل آباد

﴿فہرست﴾

فقیراس کاوش کوجگر گوشۂ مصطفیٰ نورنظر زہرا شہزادہ مرتضی شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین، شریکۃ الحسین حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہما اور جمیع شھدائے کربلا اور انکے توسّل سے اپنے دادا مرحوم اور اپنی دادی مرحومہ کے نام کرتا ہوں اور ان کی مغفرت و بلندیٔ درجات کیلئے دعا گوہوں۔

محمد طاھر رضا نقشبندی قادری

21:06:22

پیش لفظ

پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت سرمایہ ایمان و جان ہے اور آپکی محبت کا تقاضہ ہے کہتاجدارختم نبوّت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تمام اہلبیت واصحاب کرام علیھم السلام سے دل وجان سے محبت کی جائے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خاص طور پر فرمایا میری وجہ سے میری اہلبیت سے محبت کرو(سنن ترمذی رقم الحدیث: 3789)اسی وجہ سے تمام مسلمان صرف پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وجہ سے خاص طور پرخانوادہ اھلبیت کا ذکرتزک واحتشام سے کرتے ہوئے اپنے مشام جاں کو معطرکرتے ہیں اوراسے سرمایہ ایمان اور باعث شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سمجھتے ہیں،

برادراکبرمفتی محمد طاھر رضا نقشبندی قادری جوعصر حاضر کےعظیم مدارس سے دینی اور پاکستان کی اہم یونیورسٹیز سےعصری تعلیم کے فاضل اورکئی کتب کےمصنف ہیں باہمی گفتگو کے دوران انکی تمنا سننے میں آتی رہی کہ اہل بیت کرام علیھم السلام میں سے حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیھما السلام کا ذکرتو خاص طور پر ہوتا اوران شھزادوں کی سوانح حیات پہ کافی کتب لکھی گئیں مگر دیگرائمہ اہلبیت پر بہت ہی کم لکھا گیا اسلئے کافی عرصہ سےتمناتھی کہ حضرات حسنین علیھما السلام کے بعد انکی مبارک اولادمیں آنیوالے آئمہ اہلبیت کی مقدّس سیرت کے نمایاں پہلواجاگرکئے جائیں اورسلطنت بنوامیہ اورسلطنت بنوعباس میں ان ائمہ اہلبیت کرام علیھم السلام پر ہونے والے بے انتہا ظلم کو لوگوں کے سامنے لایا جائے اور ان مقدّس

شھزادوں کے بیمثال صبر و استقلال کو خراج عقیدت پیش کیا جائے اسی تمنا کے پیش نظر یہ کاوش بعنوان شھزادگان رسول آپکے ہاتھ میں ہے۔

اللہ تعالی اس کاوش کو آئمہ اہلبیت کے طفیل باعث نجات اخروی بنادے آمین۔

ڈاکٹر محمد زاھد ارشد نقشبندی

22:06:22

﴾حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ﴿

﴾نام، ولادت﴿

آپ کا اسم گرامی حسن بن علی رضی اللہ عنھما ہے، کنیت ابو محمد تھی، آپکے القابات ریحانۃ النبی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اور شبیہ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مشابہ) ہیں آپکی ولادت با سعادت نصف رمضان سنہ 3 ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی، آپکے والد ماجد حضرت سیدنا مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ زھرۃ سلام اللہ علیھا ہیں،

(تاریخ الخمیس للدیار بکری ج 1ص 417،اسد الغابة للجزری ج 2ص13)

﴾اولاد امجاد﴿

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے آٹھ صاحبزادے تھے(۱) حضرت حسن مثنیٰ (۲) حضرت زید (۳) حضرت عمرو (۴) حضرت قاسم (۵) حضرت ابو بکر (۶) حضرت عبد الرحمٰن (۷) حضرت حسین (۸) حضرت طلحہ رضی اللہ عنھم اجمعین ہیں۔اور پانچ صاحبزادیاں تھیں (۱) حضرت فاطمہ (۲) حضرت رقیّہ (۳) حضرت ام سلمہ (۴) حضرت ام عبداللہ (۵) حضرت ام الخیر رضی اللہ عنھنّ ۔

(اتعاظ الحنفا ءللمقریزی ج1 ص8،فوائد نافعه للشیخ نافع حصه دوم ص66)

﴾فضائل ومناقب﴿

حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام سر سے سینے تک اپنے پیارے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مشابہہ تھے اور حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام سینے سے لیکر

پاؤں تک مشابہہ تھے(ترمذی:3779) آپ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک میں ہاتھ ڈالتے اور پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی زبان حضرت حسن کے منہ میں ڈال دیتے (المستدرک للحاکم ج3 ص185) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرا یہ بیٹا (حسن) سردار ہے امید ہے یہ دو جماعتوں میں صلح کروا دے گا (ترمذی:3773) پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ تعالی میں ان دونوں (حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہما) سے محبّت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبّت فرما (ترمذی:3782) ایک اور روایت میں اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عرض کی مولا جو (انسان) ان (حضرت حسن، حضرت حسین علیہما السلام) سے محبّت کرے تو بھی اُن سے محبّت فرما (ترمذی:3769)

﴿متفرّق واقعات﴾

☆ حضرت سیدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز عصر پڑھ کر حضرت مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کیساتھ باہر نکلے تو حضرت سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ بچوں کیساتھ کھیل رہے تھے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے اٹھا کر انکو اپنے کندھے پر بٹھا کر فرمایا میرے ماں باپ اس پر قربان یہ علی کے جیسا نہیں بلکہ نبی ﷺ کے جیسا ہے۔ (صحیح بخاری:3542)

☆ ایک شخص اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کر رہا تھا اے مولا میرے مقروض مجھے تنگ کر رہے ہیں، مجھے دس ہزار درہم عطا فرما دے اسکی اس آواز کو سنا تو (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی سخاوت کا عالم یہ تھا) آپ نے اسی وقت دس ہزار درہم نکال کر اس شخص کو عطا فرما دیئے

-

(مختصر تاریخ دمشق للعلی بن حسن ج4 ص214)

☆ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس حج پیدل کیۓ اسکی وجہ پوچھی گئ تو آپ

نے فرمایا، بارگاہ مولا کی طرف سوار ہو کر جاتے ہوئے شرم آتی ہے، آپکے پاوں سوج جاتے
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب لوگ آپکے سوجے پاوں دیکھتے
آپکے ادب میں اپنی سواریوں سے نیچے اتر جاتے مگر آپ انکو ارشاد فرماتے تم سوار ہو جاو تم میں
کمزور لوگ بھی ہیں ہم نے تو پیدل حج کرنا اپنی عادت بنالی ہے۔

(اسد الغابه للجزری: ج 4ص 17)

☆ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا جب باغیوں نے محاصرہ کیا تو اس موقع پر
حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا
رضی اللہ عنہ کیساتھ ملکر امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہرہ
دیا اور ان سے باغیوں کیخلاف کاروائی کی اجازت طلب کی تو امیر المومنین سیدنا عثمان غنی
ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں کسی قسم کا
فتنہ وفساد نہیں چاہتے تھے)

(البداية والنهاية لابن كثير ج 11ص 193)

☆ حضرت مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ والد ہونیکے باوجود اپنے صاحبزادے حضرت امام
حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کی بہت توقیر کرتے تھے ایک دن ان سے کہا لوگوں میں بیان کرو تو سیدنا
امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے آپکے سامنے بیان کرنیکی ہمت نہیں ہوتی، حضرت
مولا
علی المرتضی رضی اللہ عنہ اٹھ کر چلے گئے اور ایسی جگہ جا کر بیٹھے امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کو
دکھائی نہ دیئے مگر انکی آواز سنائی دے رہی تھی امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ نے انتہائی فصیح و بلیغ
بیان کیا جسپر حضرت مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے آکر بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔

(مختصر تاريخ دمشق للعلى بن حسن ج7ص 24)

☆ حضرت مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی رمضان المبارک 40ھ میں شہادت کے بعد

لوگوں نے آپکی بیعت کی اور آپکی خلافت کی ابتدا ہوئی جو ربیع الاول 41 ھجری تک جاری رہی اور
آپ نے حالات کے پیش نظر مسلمانوں کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور لوگوں کو بھی اسکا حکم دیا۔

(سیر اعلام النبلا للذهبی ا ج 3ص 137)

(صحیح بخاری حدیث نمبر:2704 کے مطابق آپ نے دو مسلمانوں کی عظیم جماعتوں میں صلح کا عظیم الشان کردار ادا کیا)

﴿شھادت﴾

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس دوران آپکو کئی مرتبہ زہر دیا گیا آخری مرتبہ تو اتنا خطرناک زہر تھا کہ اندر سے انتڑیاں کٹ گئیں چالیس دن تک آپکی یہ حالت رہی حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے بار بار اصرار کیا کہ زہر دینے والے کا نام بتایں۔مگر نواسہ رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے جسپر شک ہے اگر واقعی وہی ہے تو اللہ تعالی بہتر بدلہ لے گا اور اگر وہ نہیں تو میں نہیں چاہتا کسی بےقصور کا نام لوں اور آپ 46 سال کی عمر مبارک میں 5 ربیع الاول 49 ھجری کو مدینہ منورہ میں ہی شہید ہوے اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی خواہش پر امیر مدینہ سعید بن العاص نے
نماز جنازہ پڑھائی اور آپکو جنۃ البقیع میں آپکی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ الزھرۃ رضی اللہ عنہ وسلامہ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

(حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ مجھے پہلوے رسول ﷺ میں

دفن کیا جاے مگر بنوامیہ کے افراد کی طرف سے مزاحمت کے سبب آپکی اس تمنا پر عمل نہ ہوسکا۔

(المستدرک للحاکم ج 3ص189،البدایة والنهایةلابن کثیر ج 11ص 207.208.211،تهذیب الکمال للمزی ج 6ص 25

﴿شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ﴾

﴿ولادت ونام﴾

آپ علیہ الرحمۃ والسلام کی ولادت 5 شعبان 4 ھجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپکے نانا جان امام الانبیا محبوب خدا رسول اکرم ﷺ ہیں آپکی والدہ ماجدہ سیدۃ النسا حضرت سیدہ فاطمہ زھرۃ سلام اللہ علیہاا اور والد گرامی حضرت سیدنا مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ ہیں آپ حضرت سیدنا امام حسن مجتبی علیہ السلام کے چھوٹے بھائی ہیں۔آپکی کنیت ابوعبداللہ اور نام مبارک آپکے نانا جان رسول اللہ ﷺ نے حسین رکھا۔نسب کے اعتبار قریشی وہاشمی ہیں۔آپکو گٹی بھی پیارے رسول اللہ ﷺ نے خود دی۔

(الاستیعاب لابن عبد البر ج1 ص392.البدایة والنهایة لابن کثیرج11 ص 473)

﴿حلیہ مبارکہ﴾

آپکا مبارک قد نہ لمبا نہ کوتاہ بلکہ درمیانہ تھا۔ڈاڑھی گھنی پیشانی کشادہ چمکدار اور سینہ فراخ تھا۔ہتھیلیوں اور قدموں کے تلوے قدرے کشادہ تھے۔بال گھنگریالے رنگ سرخی مائل سفید تھا آپ سینے سے لیکر پاوں تک اپنے نانا پیارے رسول اکرم ﷺ کے مشابہ تھے۔

(البدایة والنهایة لابن کثیر ج 11 ص 474)

﴿متفرق واقعات﴾

☆ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں جب حیرہ کا علاقہ سیف

من
سیوف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں فتح ہوا تو آپ نے امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سا مال غنیمت بھیجا جسمیں طیلسان کی ایک عالیشان چادر اور ایک ہزار درہم حضرت صدیق البر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ہبہ کی۔

(فتوح البلدان للبلاذری، ص 242)

☆ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مبارک دور خلافت میں ایک بار حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ ایک کام سے امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلیے تشریف لیکر گئے تو امیر المومنین اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیساتھ بات چیت میں مصروف تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ملاقات کرنا چاہتے مگر اجازت نہ ملی یہ دیکھ کر شھزادہ رسول حضرت امام حسین عالی مقام نے سوچا جب اپنے سگے بیٹے کو ملاقات کی اجازت نہیں دی مجھے کیونکر دیں گے واپس آ گئے بعد میں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی تو پوچھا آپ تشریف نہیں لائے نواسہ رسول؟ تو حضرت سیدنا امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں آیا تھا آپ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیساتھ بات چیت میں مصروف تھے اور آپ نے اپنے صاحبزادے کو ملاقات کی اجازت نہ دی (میں نے سوچا پھر مجھے کیونکر اجازت دیں گے) میں واپس آ گیا۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّمَا اَنْبَتَ مَا تَرٰی فِیْ رُؤُوْسِنَا اللّٰہُ ثُمَّ اَنْتُمْ

ترجمہ: آپ تو ابن عمر سے سے زیادہ اجازت کے حقدار ہیں اور ہمارے سروں پر جو عزت آپ دیکھ رہے ہیں اول تو یہ اللہ تعالی نے ہمیں عطا کی ہے اور پھر یہ عزت آپ کی وجہ سے

ہے۔

(الاصابة للعسقلانی ج2ص69)

☆ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ایک بار امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کیساتھ عمرہ کیلیے روانہ ہوے مقام السقیا پر پہنچ کر نواسہ رسول بیمار ہو گئے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو تیمارداری کیلیے نواسہ رسول کے پاس ٹھہرایا اور مولا علی المرتضی حیدر کرار رضی اللہ عنہ کو اطلاع کیلیے قاصد روانہ کر دیا اور ساتھ ہی آپ مکہ مکرمہ چلے گئے عمرہ سے واپسی پر جب آپ مقام السقیا پر پہنچے تو حضرت سیدنا مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ وہیں اپنے شہزادے کیساتھ موجود تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نواسہ رسول کو چھوڑ کر کبھی مکہ مکرمہ نہ جاتا مجھے آپکے شہزادے نے قسم دیکر کہا تھا امیر المومنین آپ باقی قافلہ کیساتھ مکہ چلے جایں جسپر میں نے عمل کیا۔

(الثقات لابن حبان ج2 ص246)

☆ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کسی کام سے جا رہے تھے، راستے میں چند نادار غریب لوگ کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے جب شہزادہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا تو انکو کھانے کی دعوت دی آپ فوراً انکے ساتھ بیٹھ گئے چند لقمے تناول کئے اور فرمایا اگرچہ مجھے کھانے کی حاجت نہیں تھی میں نے صرف تمہاری دلجوئی کیلئے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا ہے کیونکہ اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اِنَّ اللهَ لاَ يُحِبُّ كُلَّ مُختاَلٍ فخور .(لقمان:18)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالی تکبّر کرنیوالوں کو ہرگز پسند نہیں فرماتا۔

☆ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے شوق عبادت و بندگی کا عالم یہ تھا کہ آپ نے پچیس (25) حج پیدل کئے۔

(تهذيب و احیا ٔ ج2 ص123)

☆ حضرت سیدنا امام حسین علیھما السلام صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے جاتے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شھزادہ رسول رضی اللہ عنہ کا بے حد احترام واکرام فرماتے اور سعادت سمجھتے ہوئے انکو لاکھوں درہم ودینار سمیت تحفے تحائف بھی پیش کرتے۔

(البدایہ والنھایہ ج 11ص 476)

☆ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اپنے بھائی حضرت محمد بن حنفیہ علیہ الرحمۃ سے کسی معاملہ پر بات چیت ہوگئی آپ انکے پاس سے اٹھ کر چلے گئے بعض لوگ کہنے لگے اب نواسہ رسول شھزادہ بتول رضی اللہ عنہ آپکے پاس کبھی نہیں آئیں گے حضرت محمد بن حنفیہ علیہ الرحمۃ نے کہا میں ابھی انکو بلا کر دکھاتا ہوں آپ نے نواسہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میں اور آپ والدگرامی (مولاعلی المرتضی رضی اللہ عنہ) کی طرف سے برابر ہیں جبکہ آپ اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ زھرۃ رضی اللہ عنھا کی نسبت سے مجھ پر بہت فضیلت رکھتے ہیں، اگر صلح کیلئے آپکے پاس میں پہلے پہنچوں تو پہلے صلح کرنیوالا پہلے جنت میں جائے گا اور میں آپ سے پہلے جنت میں نہیں جانا چاہتا، لہذا آپ پہلے میرے پاس تشریف لائیں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے جیسے ہی خط پڑھا فورا اٹھے اور اپنے بھائی حضرت محمد بن حنفیہ علیہ الرحمۃ کے پاس تشریف لے آئے۔

(الحسین للعمر ابی النصر ص 41)

﴿اولاد امجاد﴾

نواسہ رسول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے 4 صاحبزادے تھے۔1۔ حضرت شھزادہ علی اکبر شہید کربلا۔2۔حضرت شھزادہ علی (جو امام زین العابدین کے نام سے مشہور ہوے)۔3۔حضرت شھزادہ جعفر۔4۔حضرت شھزادہ عبداللہ شہید کربلا (جو کم سنی میں ہی کربلا میں شہید ہوے) اور آپکی 2 صاحبزادیاں تھیں۔1۔حضرت سیّدہ سُکَینَہ جنکا

اصلی نام آمنہ یا امینہ تھا۔2۔حضرت سیدہ فاطمہ صغری علیہم الرحمۃ والسلام۔

(فوائد نافعه للشيخ نافع، ص 272)

﴿واقعہ کربلا وشہادت﴾

22 رجب 60 ہجری کوحضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یزید تخت نشین ہوگیا جس نے حضرت سیدنا امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ سے اپنے حق میں بیعت طلب کی آپ کو یزید کے خلاف شرع اقدامات کا علم تھا اسلیے آپ نے انکار کر دیا جب آپکو مدینہ منورہ میں مجبور کیا جانے لگا تو آپ نے مدینہ منورہ چھوڑا مکہ مکرمہ آ گئے۔اہل کوفہ کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے ہزاروں خطوط لکھے کہ یزید پلید کی ہم بھی حمایت نہیں کرتے آپ ہمارے یہاں تشریف لایں ہم آپکی بیعت کریں تاکہ آپکی سربراہی میں دین اسلام کے بگڑتے نظام کو صحیح کیا جا سکے۔حضرت سیدنا امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ مکہ سے کوفہ کی جانب روانہ ہوے تو یزید پلید کو اسکی خبر ہو چکی تھی اس نے ہزاروں افراد پر مشتمل اپنے دستے حضرت سیدنا امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ کو روکنے کیلیے روانہ کر دیے۔کوفہ کے قریب ہی میدان کربلا میں اس لشکر نے پہلے تو حضرت سیدنا امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ پر پانی بند کیا پھر 10 محرم 61 ہجری کو یزیدی فوج نے ظلم وستم کی وہ داستان رقم کی جسکی مثال تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی،نواسہ رسول علیہ الرحمۃ والسلام کو آپکے 71 جانثاروں سمیت انتہائی ظلم کا مظاھرہ کرتے ہوے شہید کر دیا۔

(تفصیل کیلئے سوانح کربلا از صدر الافاضل مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کا مطالعہ کریں)

﴿حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ الرحمۃ والسلام﴾

﴿نام،ولادت﴾

آپکا اسم گرامی علی بن حسین بن علی المرتضی رضی اللہ عنھم ہے،کنیت،ابو محمد۔ابوالحسن۔اورابوالقاسم تھی آپ کے ایک سے زائد القاب تھے جن میں زین العابدین سید الساجدین،سجاد،ذُوالثَّفِنَات (سخت گھٹنوں والا)اور عابدزیادہ معروف ہیں،حضرت سیدنا امام زین العابدین کی ولادت بروز جمعرات 5 شعبان 38 ھجری کو مدینہ طیّبہ میں ہوئی،والد ماجد کا اسم گرامی حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت غزالہ یا سلاّمہ علیہا الرحمۃ تھا

(نور الابصار للشبلنجی ص 126،اسعاف الراغبین للصبان مصری ص 216،البدایۃ والنہایۃلابن کثیر ج 12ص 480)

﴿حلیہ مبارکہ﴾

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ انتہائی خوبرو،وجیح شخصیت تھے،آپکی زلفیں مبارک کندھوں تک لٹکی رہتی تھیں،خوبصورت عمدہ مناسب لباس زیب تن فرماتے کبھی سفید ٹوپی استعمال فرماتے،سفید عمامہ سرپہ سجاتے،عمدہ قسم کا جبہ پہنتے،بدن اقدس سے اعلیٰ قسم کی خوشبو پھوٹتی رہتی ہے۔

(البدایۃ والنہایۃلابن کثیر ج12ص 491،سیر اعلام النبلا ٔ للذھبی ج4ص 397)

﴿اولاد امجاد﴾

آپکے گیارہ صاحبزادے(۱)حضرت محمد(جنکو امام باقر کہا جاتا)(۲)حضرت زید(۳)حضرت عمر(۴)حضرت عبد اللہ(۵)حضرت حسن(۶)حضرت حسین(۷)حضرت حسین(الاصغر)(۸)حضرت عبد الرحمٰن(۹)حضرت سلیمن(۱۰)حضرت محمد(اصغر) اور چار صاحبزادیاں(۱)حضرت خدیجۃ (۲)حضرت فاطمہ(۳)حضرت عُلَیّۃ(۴)حضرت ام کلثوم علیھم الرحمۃ تھیں۔

(نورا لابصار للشبلنجی ص195)

﴿علمی مقام﴾

آپ رضی اللہ عنہ نے انتہائی محنت شاقہ اور ذوق وشوق سے اپنے وقت کے اکابر صحابہ و نامور تابعین علیہم الرضوان سے علمی استفادہ کیا، چنانچہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت سیدنا امام حسین چچا حضرت سیدنا امام حسن حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس حضرت سیدہ ام المومنین عایشہ صدیقہ، حضرت ابو ہریرہ حضرت جابر، حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنھم اجمعین سے احادیث روایت کیں اور آپ کے شاگردوں میں امام زید شہید، امام باقر، امام محمد بن مسلم زہری، امام طاؤس بن کیسان، امام ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، امام ابوالزناد عاصم بن عمر، امام عاصم بن عبیداللہ، امام قعقاع بن حکیم، امام زید بن اسلم، امام یحی بن سعید انصاری، امام ہشام بن عروۃ، امام علی بن جدعان علیہم الرحمۃ جیسے نامور اہل علم شامل ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء للذھبی ج 4ص387،تاریخ الخمیس للدیار بکری ج2ص286)

﴿متفرق واقعات﴾

☆ حضرت سیدنا امام زین العابدین کی تیئس سال کی عمر مبارک تھی جب آپ واقعہ کربلا کے وقت میدان کربلا میں موجود تھے مگر آپ شدید بیمار تھے اور بستر پہ لیٹے رہے اور آپ واحد مرد تھے جو کربلا سے واپس آئے اور آپ ہی سے اولاد حضرت امام حسین علیہ السلام کا سلسلہ جاری ہوا

(تاریخ طبری لابن جریر ج 11ص630)

☆ حضرت امام زین العابدین علیہ الرحمۃ والسلام جب وضو کرتے ، اللہ تعالی کے خوف سے چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے میں کس کے

سامنے کھڑا ہونے جارہا ہوں۔

(احیا العلوم للغزالی ج4ص227)

☆ حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بلند اخلاق کریمہ کی چمک دمک اتنی زیادہ تھی کہ دشمن بھی کھلے معترف تھے۔سفیان بن عیینہ کا بیان ہے ایک آدمی آپکے پاس آکر کہنے لگا فلاں شخص آپکی غیبت ومخالفت سے باز نہیں آتا،حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اس بندے کے پاس پہنچے اور فرمایا میرے متعلق اگر تم سچ کہتے ہو تو اللہ مجھے معاف فرمائے اور اگر تم نے غلط کہا تو اللہ تعالی تجھے معاف فرمائے۔

(نور الابصار للشبلنجی ص245)

☆ آپکا ایک غلام لوہے کی بڑی سیخ پکڑ کر تنور میں کوئی چیز بھون رہا تھا، وہ سیخ اسکے ہاتھ سے گری اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے ایک چھوٹے بیٹے کے سر پر لگی اور وہ انتقال کر گیا یہ منظر دیکھ کر آپ اٹھے دیکھا وہ بچہ انتقال کر گیا آپ نے اسپر اس غلام کو بلکل ڈانٹ ڈپٹ نہ کی بلکہ انتہائی ضبط اور کمال صبر کا مظاھرہ کرتے ہوئے صرف اتنا فرمایا اے میرے بیٹے تم نے یہ جان بوجھ کر نہیں کیا اور آپ نے احسان فرماتے ہوئے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

(البداية والنهايةلابن كثير: ج 12ص489)

☆ حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنے روم میں نماز پڑھنے میں مشغول تھے کمرے میں آگ لگ گئی لوگ دوڑے پکارنے لگے آگ، آگ، آگ مگر آپ اطمینان سے نماز میں مشغول رہے لوگوں نے بعد میں گذارش کی آپ نے توجّہ نہیں فرمائی کس چیز نے آپکو غافل کر دیا آگ سے؟ آپ نے فرمایا آخرت کی آگ نے اس دینا کی آگ سے غافل کر رکھا تھا،

(صفة الصفوة للجوزی: ج 1ص354)

☆ حضرت طاؤس بیان کرتے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ حطیم کعبہ میں

سجدہ میں مشغول تھے اور سجدہ لمبا فرماتے میں نے سوچا کہ سنوں سجدہ میں کیا کہ رہے ہیں کان قریب کئے تو اللہ تعالی سے آہ وزاری کرتے یوں التجا کر رہے تھے۔

عُبَيْدُکَ بِفِنَائِکَ،مِسْكِيْنُکَ بِفِنَائِکَ ،سَائِلُکَ بِفِنَائِکَ،فَقِيْرُکَ بِفِنَائِکَ.

ترجمہ:اے اللہ تیرا ادنی سا بندہ تیرے گھر میں حاضر ہے، تیرا مسکین بندہ تیرے در کا منگتا اور تیرا فقیر بندہ تیرے در پہ حاضر ہے۔

حضرت طاؤوس کہتے ہیں قسم رب ذوالجلال کی زندگی بھر کسی مشکل میں ان الفاظ سے دعا مانگی تو رب تعالی نے میری مشکل حل کر دی۔

(البداية والنهايةلابن كثير: ج 12ص482)

☆ ایک آدمی حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا حضرت ابو بکر وحضرت عمر رضی اللہ عنھما کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں کیا مقام تھا؟ آپ نے عالی شان مُسْکِتْ جواب دیا اُنکا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں وہی مقام ومرتبہ تھا جو اب اس وقت گنبد خضری میں ہے۔

(الاعتقاد للبيهقي ص362)

☆ ایک بندہ حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو برا کہنے لگا مگر آپ نے اس سے مکمل چشم پوشی سے کام لیا بالآخر اس نے آپ سے کہا آپ سن رہے ہیں؟ میں آپکو کہہ رہا ہوں آپ نے اسے جواب دیا میں بھی تم سے ہی چشم پوشی کر رہا ہوں جسپر وہ حیران وششدر رہ گیا۔

(الطبقات الكبرىٰ للشعرانی ج 1ص 61)

☆ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ وضو کیلئے بیٹھتے تو آپکا رنگ مبارک زرد ہو جاتا، بار بار ایسی حالت دیکھ کر گھر والوں نے اس بارے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ

وضو کرتے وقت میرا کامل تصور اللہ رب العزت کی طرف ہو جاتا اس لئے جلالت باری تعالی کے رعب سے میرا یہ حال ہو جاتا ہے۔

(مطالب السؤول لابن طلحه الشافعی ص262)

☆ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نماز میں مشغول تھے آپکے صاحبزادے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ کنوئیں میں گر پڑے کنواں گہرا تھا ماں رونے لگی ابن رسول اللہ باقر ڈوب گئے آپ نے اطمینان سے نماز مکمل فرمائی کنوئیں کے قریب آ کر پانی کی طرف دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر بغیر رسی ڈول کے کنویں سے بچے کو نکال لیا بچہ ہنستا ہوا باہر نکلا تو قدرت اللہ تعالی کی کپڑے اور بدن بلکل تر نہ ہوا۔

(مناقب لابی جعفر محمد ج4 ص109)

﴿وفات﴾

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے 14 ربیع الاول 94 ھجری بروز منگل ستاون سال کی عمر مبارک میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا اور بعض محققین کے مطابق آپکو اموی بادشاہ ولید بن عبدالملک نے زہر دیا جس سے آپ شہید (حکمی) ہوئے اور آپکو مدینہ شریف میں جنۃ البقیع ہی میں دفن کیا گیا۔

(سیر اعلام النبلا للذهبی ج 4ص400،صواعق محرقه لابن حجر مکی ص120)

﴿حضرت سیدنا امام محمد باقِر علیہ الرحمۃ والسلام﴾

﴿نام،ولادت﴾

حضرت سیدنا امام محمد باقِر رضی اللہ عنہ بروز منگل 3 صفر 57ھ میں مدینہ طیّبہ میں پیدا

ہوئے۔آپ کا اسم گرامی محمد کنیت ابو جعفر جبکہ لقب باقر تھا،آپکے والد گرامی حضرت سیدنا امام زین العابدین سلام اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت ام عبد اللہ ہے جو حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کی صاحبزادی ہیں،اور یوں آپ کائنات کی وہ پہلی شخصیت ہیں جنکے نسب میں دونوں شھزادوں حضرت امام حسن وحضرت امام حسین علیھما السلام کا نسب جمع ہوا

(شذرات الذھب لعبد الحی الدمشقی ص 41

،تاریخ الخمیس للدیار بکرمی ج 2ص 286)

حلیہ مبارکہ

آپکا قد درمیانہ اور رنگ گندمی تھا،عمدہ قسم کا لباس زیب تن فرماتے اور سرخ رنگ کی چادر زیب تن فرماتے،سر اقدس پہ عمامہ پہنتے اور شملہ اپنی پشت کی جانب لٹکاتے تھے۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ج 5ص 247)

علمی مقام

حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس ابن مالک،حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری اور اپنے والد گرامی حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنھم اجمعین سے حصول علم کیا،اور آپکے شاگردوں میں حضرت امام جعفر صادق، امام زہری ،امام اوزاعی،اور حضرت عطاء بن جریج ،حضرت حفص بن غیاث علیھم الرحمۃ اور جیسے بڑے بڑے نام شامل ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء للذھبی ج 4ص 401)

اولاد امجاد

حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام کے پانچ صاحبزادے(۱) حضرت جعفر(۲) حضرت عبد اللہ(۳) حضرت ابراہیم (۴) حضرت عبید اللہ (۵) حضرت علی اور دو

صاحبزادیاں (۱) حضرت زینب (۲) حضرت ام سلمہ علیہم السلام تھیں۔

(صفة الصفوة لابن جوزی ج1 ص361)

﴿متفرق واقعات﴾

☆ حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کیا اہل بیت میں سے کوئی شخص ایسا بھی تھا جو شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو برا کہتا ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ ہم ان دونوں ان سے محبت کرتے ہیں اور ان دونوں کیلئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

(سَمَطُ النُّجومِ للعبد الملک العاصمی ج2 ص393)

☆ حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ چونکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بہت محبت کرتے اور انکا ذکر خیر کرتے، اور فرماتے، جس نے حضرت ابوبکر کو صدیق رضی اللہ نہ کہا اللہ آخرت میں اسکے قول کی تصدیق نہ کریگا، آپکو خبر پہنچی بعض عراقی شیخین (حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) سے بغض رکھتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں اہل بیت بھی ان سے بغض رکھتے ہیں تو حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھتے ہیں میں ان سے بری ہوں۔

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی ج 1ص28)

☆ حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام کا خچر گم ہوگیا آپ نے کہا اگر میرا خچر مل جائے تو میں اللہ تعالی کی وہ تعریف کرونگا جو اللہ تعالی کو پسند آئیں گی جب آپکا خچر مل گیا تو آپ اس خچر پر سوال ہوئے اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا الحمد للہ اور اسکے علاوہ کچھ نہیں پڑھا تو آپ سے عرض کیا گیا آپ نے تو صرف ایک ہی لفظ بولا چنانچہ آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ کر رہ کیا گیا معنی بنا تمام تعریفیں اللہ تعالی کیلئے ہیں۔

(البداية والنهاية لابن كثير ج9 ص11)

☆ حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام اپنے غلام اُفلح کیساتھ حج پر تشریف لے گئے جب مسجد حرام میں داخل ہوتے بیت اللہ شریف پہ نظر پڑتے ہی زار و قطار رونے لگے، غلام نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ اتنا نہ روئیں امام فرمانے لگے کیوں نہ روؤں شائد میرا رب میری حالت دیکھ کر مجھ پر نظر رحمت فرما دے اور میں بروز قیامت سرخرو ہو جاوں اس کے بعد آپ نے طواف کر کے مقام ابراہیم پر پہنچ کر دو نفلوں کے دوران ایسے آنسو بہائے کہ جگہ آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

(روض الریاحین للیافعی ص 71)

☆ حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام کا ایک رشتہ دار بیمار ہوا آپ کافی پریشان ہوئے جب اسکے وصال کی خبر ملی تو آپ کو اطمینان ہو گیا پوچھا گیا آپ پہلے بہت فکر مند تھے اب اسکے انتقال پر اتنے پریشان نہیں آپ نے فرمایا ہم اللہ تعالی سے اپنی پسند کی دعا کرتے ہیں مگر جب ہماری پسند کے برعکس اللہ تعالی کی تقدیر کا فیصلہ ہو جاتا تو پھر ہم اسکی مخالفت نہیں کرتے اور پرودگار کی پسند کو اپنی پسند پر ترجیح دیتے ہیں۔

(عیون الاخبار للدینَوری ج 3ص 66)

﴿حکومتی جبر﴾

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی نیک نامی، نسبی شرافت علمی کمال کے سبب آپ لوگوں کی آنکھوں کے تارے تھے اور یہ بات بادشاہ ہشام بن عبدالملک کو ناگوار تھی چنانچہ اس نے آپکو اپنے پاس بلوا کر قید کر دیا مگر دوران قید جیل کے آپکے ساتھی جوق در جوق آپکی علمی و عملی کمالات دیکھ کر آپکے گرویدہ ہو گئے، جسکی ہشام بن عبدالملک کو خبر ہوئی تو وہ اور پریشان ہوا، اور آپکو دمشق سے فوراً مدینہ بھیجنے کا حکم دیا اور ساتھ ظلماً یہ حکم دیا دوران راستہ انکو کسی بھی جگہ سے کھانے پینے کی کوئی چیز نہ لینے دی جائے ہر بستی کی دوکانوں کو انکے لئے بند کیا جائے

تا کہ بھوک و پیاس کی وجہ سے راستے میں ہی انکی موت واقع ہو جائے مگر ایک بستی میں آپکے خطاب کے بعد وہاں کے لوگوں نے آپکو کھانے پینے کا سامان دیا اور یوں ہشام بن عبدالملک کا منصوبہ دھرا رہ گیا۔

(آل البیت حول الرسول ص192)

﴿وفات﴾

23 صفر 114 ھجری کو 56 سال کی عمر مبارک میں آپکی وفات دمشق ملک شام کے قریب ایک بستی حُمَیمَہ میں ہوئی اور آپکو وہاں سے مدینہ منورہ لاکر جنۃ البقیع میں آپکے والد گرامی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

(معجم البلدان للیاقوت حموی ج3 ص332،
وفیات الاعیان لابن خلکان ج4 ص174)

﴿حضرت سیّدنا امام زید شہید علیہ الرحمۃ والسلام﴾

﴿ولادت، نام﴾

آپکا مبارک نام زید بن علی بن حسین بن علی المرتضی رضی اللہ عنھم تھا، کنیت ابوالحسین تھی عرف عام میں زید شہید کہا جاتا، آپ 80 ھجری مدینہ منوّرہ میں پیدا ہوئے، آپکے والد گرامی کا نام حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت جیّد یا حضرت جیدا علیہا الرحمۃ تھا۔

(تہذیب الکمال للمزی ج 10 ص95، الروض النضیر للسیّاغی 1 ص49)

حلیہ مبارکہ ﴾

حضرت سیدنا امام زید رضی اللہ عنہ کا قد دراز، ڈاڑھی گھنی، سینہ فراخ وکشادہ، ناک

بلندی مائل رنگ گورا آنکھیں بڑی ملے ابرو تھے، سیاہ عمامہ اور سفید چوغہ زیب تن فرماتے تھے۔

(الروض النضیر للسیّاغی ج1 ص49،انساب الاشراف للبلاذری ج3 ص245)

﴿علمی مقام﴾

حضرت سیدنا امام زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور اپنے بڑے بھائی حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ سے بالخصوص علوم حدیث و فقہ میں استفادہ کیا، مزید تحصیل علوم کیلئے آپ نے عراق پہنچ کر وہاں کوفہ و بصرہ کے نامور علما سے زانوئے تلمذ طے کر کے علم حاصل کیا اور فہم قرآن وحدیث میں اعلی مقام حاصل کیا یہاں تک کہ اس وقت کے بڑے بڑے لوگوں نے آپ سے علمی استفادہ کیا جنمیں حضرت امام جعفر صادق ،حضرت امام ابوحنیفہ، امام زہری امام اعمش اور امام شعبہ علیہم الرحمہ جیسے بڑے نام شامل ہیں۔ آپکا علمی سرمایہ اس وقت بھی موجود ہے جو آپکی طرف منسوب ہے۔علم قرآن میں تفسیر غریب القرآن اور علم فقہ وحدیث میں مسند امام زید اس وقت منظر عام پر موجود ہیں۔

(الامام زیدبن علی لابی زھرة ص34،65.مسند الامام زید ص10)

﴿اولاد امجاد﴾

آپکے چار صاحبزادے (۱) حضرت یحی بن زید (۲) حضرت عیسی (۳) حضرت محمد (۴) حضرت محمد بن زید تھ علیہم السلام تھے۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ج 5ص250)

﴿متفرق واقعات﴾

☆ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت عاصم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت امام زید کو انکے بچپن میں دیکھا جب بھی انکے سامنے اللہ تعالی کا ذکر پاک ہوتا تو خشیّت الہی کے سبب کبھی آپ بیہوش ہو جاتے یہاں تک کہ لوگ سمجھتے اب شائد ہوش

میں نہ آئیں گے۔

(المواعظ والاعتبار للمقریزی ج4 ص318)

☆ ابوقرۃ بیان کرتے ہیں میں ایک رات حضرت سیدنا امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کیساتھ جبان کی طرف نکلا اس وقت وہ خالی ہاتھ تھے اور دونوں ہاتھوں لو لٹکا کر جا رہے تھے، پھر میری جانب متوجہ ہو کر استفسار کیا کیا تمہیں بھوک لگی ہے؟ میں نے عرض کی جی؟ آپ نے اپنے ہاتھوں سے پھل پکڑ کر مجھے عطا فرمائے جنکی خوشبو اور ذائقہ بہت اعلیٰ تھا پھر فرمایا ابو قرۃ تمہیں خبر ہے ہم اس وقت کہاں ہیں؟ پھر خود ہی فرمایا ہم جنت کے باغ میں ہیں ہم سیدنا مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس ہیں پھر فرمایا اس ذات کی قسم جو زید بن علی کی شہ رگ کے نیچے سے بھی باخبر ہے بلاشبہ جب سے زید بن علی کو دائیں بائیں کا شعور آیا تو اس نے کبھی حرام ارتکاب نہیں کیا اے ابوقرۃ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے ساری مخلوق اسکی تابع ہو جاتی۔

(مقاتل الطالبین للاصفهانی ص125)

☆ ابوخالد ثمالی حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں آپ نے بیان فرمایا ایک مرتبہ میرے والد گرامی حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام زید کو بلایا اور انہیں قرآن سنانے کا کہا انہوں نے سنایا پھر والد گرامی نے ان سے قرآن کے پیچیدہ مقامات کے بارے استفسار کیا تو حضرت امام زید بن علی نے جواب دیئے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خوش ہو کر دعا دی اور انکا ماتھا چوما پھر امام باقر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا بلاشبہ علمی لحاظ سے زید کو ہم پر وسعت دی گئی ہے۔

(شجرة الاشراف للنفیس حسینی ص248)

☆ حضرت سیدنا امام باقر بن علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے انکے چھوٹے بھائی حضرت امام

زید بن علی رضی اللہ عنہ کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

سَأَلْتَنِیْ عَنْ رَجُلٍ مُلِئَ اِیْمَانًا وَّ عِلْمًا مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِہٖ اِلٰی قَدَمَیْہ

ترجمہ: تم نے مجھ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا ہے جو اپنے سر کے بالوں سے لیکر قدموں تک علم و ایمان سے لب ریز ہے۔

(شجرة الاشراف للنفیس حسینی ص248)

☆ امام زید شہید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ محض بن حسن مثنی رضی اللہ عنھم کے پاس سے گزرا جبکہ اس وقت وہ مسجد نبوی میں نماز ادا فرما رہے تھے تو انہوں نے مجھے ہاتھ سے اشارہ کر کے اپنے قریب کیا اور فرمایا میں نے تمہیں با اختیار پایا لہذا چاہا تمہیں نصیحت کروں شائد اللہ تعالی تمہیں اسکے سبب نفع دے فرمایا اللہ پاک نے تمہیں وہ عالی مقام عطا فرمایا ہے جو صرف تم جیسوں کو ہی ملتا ہے تم ابھی نوجوان ہو لوگ تمہیں اپنی نگاہوں کا محور بنائیں گے، خیر و شر تمہاری طرف لپکیں گے اگر اپنے اسلاف جیسے کام کرو گے تو ہم خیر کو ہی تمہاری طرف بڑھتا ہوا دیکھتے ہیں اور اگر تم نے سیرت اسلاف کیخلاف کیا تو بخدا تم اپنے پاس شرّ کو ہی پاو گے بلا شبہ تمہارے آباء کا ایک تسلسل ہے اور ان میں قریب ترین حضرت سیدنا امام زید بن علی رضی اللہ عنہ ہیں میں نے اپنوں اور غیروں میں انکی مثال نہیں پائی۔

(الامام زید بن علی للجمال الشامی ص17)

﴿اموی بادشاہ کیخلاف کلمہ حق و جہاد﴾

حضرت سیدنا امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کا وطن تو مدینہ منوّرہ تھا مگر قیام کوفہ کے دوران آپ نے محسوس کیا عوام اموی بادشاہ ہشام بن عبدالملک اور انکے ماتحت گورنروں کی بد اعمالیوں کے ظلم و ستم سے بہت تنگ ہیں، اسپر آپکا دل بہت کڑھتا اور آپ شدت سے سوچتے

کہ امت کی موجودہ صورتحال درست کی جائے ظلم و جور کے اس دور کو اپنے انجام کو پہنچنا چاہیئے ،اور اسکے لئے کتنی ہی قربانی کیوں نہ دی جائے واقعہ کربلا کے بعد آپ اہلبیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں سے وہ پہلے مقدّس فرد ہیں جنہوں نے حکومتی بداعمالیوں کیخلاف کھلے لفظوں میں آوازحق بلند کی ،لوگ آپکی نسبی شرافت کے سبب جوق در جوق آپکے اردگرد جمع ہونے لگے اموی بادشاہ ہشام بن عبدالملک نے آپ سے خطرہ بھانپتے ہوئے والئ عراق کو انہیں کوفہ سے نکالنے کا حکم بھیجا چنانچہ والئ عراق نے آپکو کوفہ سے نکال دیا ابھی آپ کوفہ سے تھوڑے فاصلے پر ہی تھے کہ اس وقت کے شیعان علی جو حب اہلبیت کے بڑے دعویدار تھے انہوں نے آپکو وہیں رکنے کی گزارش کی اور آپکو ہر طرح مالی جانی تعاون کی یقین دہانی کروائی یہاں تک کہ اللہ تعالی کے واسطے دینے لگے بالآخر انکے شدید اصرار پر حضرت سیدنا امام زید بن علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں ہی قیام کیا۔اور فریضہ حق بصورت امر بالمعروف ونہی عن المنکر جاری رکھا اور مسلسل اموی بادشاہ کے خلافِ اسلام اقدامات کے سدّ باب کیلئے ہر ممکن کوشش جاری رکھی مگر ہشام نے اصلاح قبول کرنیکی بجائے آپکو نشان عبرت بنانے کا پلان بنایا آپ نے اس صورتحال کے پیش نظر عوام سے ظالم بادشاہ کیخلاف جہاد کی بیعت لی 20 ہزار کے قریب افراد نے آپکی بیعت کی ، یہاں تک کہ آپکے شاگرد رشید حضرت سیدنا امام جعفر صادق ،حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ،حضرت امام اعمش ،حضرت امام سفیان ثوری علیہم الرحمۃ نے آپکے حق میں بھرپور فتوی دیا جس کے سبب آپکے ساتھیوں کی تعداد 40 ہزار کے قریب پہنچ گئی۔

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے تو آپکے ساتھ بھرپور مالی تعاون کیا مگر شدید خواہش کے باوجود اپنی بیماری کے سبب اس جہاد میں جسمانی طور پر شریک نہ سکے،اس ساری تحریک کو کچلنے کیلئے والئ عراق یوسف بن عمر نے آپکو گرفتار کرنیکے کیلئے دستہ بھیجا مگر وہ کامیاب نہ ہوسکا اہل کوفہ میں سے شیعان علی نے اس صورتحال کو بھانپ کر بیوفائی کرتے

ہوئے راہ فرار اختیار کرنیکا پلان بنایا اور حضرت سیدنا امام زید بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپکی حضرت ابوبکر وحضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کے بارے کیا رائے ہے؟ آپ نے برملا فرمایا اللہ تعالی پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم کے دونوں ساتھیوں پہ رحم فرمائے اور درجات بلند فرمائے میں نے اہلبیت میں سے کسی کو ان سے بیزاری وبرات کرتے نہیں دیکھا اسی طرح آپ نے ان کے سامنے شیخین علیہما الرضوان کی شان بیان فرمائی جسپر انہوں نے دھمکی دی اے زید بن علی اگر آپ حضرت ابوبکر وحضرت عمر سے اظہار برأت نہیں کریں گے تو ہم ابھی آپکا ساتھ چھوڑ دیں گے مگر آپ نے انکی بات ماننے سے صاف انکار کیا تو وہ آپکو چھوڑ کر چلے گئے تو آپ نے فرمایا:

اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الرَّافِضَةُ۔

ترجمہ: جاؤتم رافضہ ہو (ساتھ چھوڑنے والی جماعت ہو)

اسی وقت سے محبت کے دعویداروں کو رافضی پکارا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آپکے ساتھیوں کی تعداد تقریباً 218 رہ گئی چنانچہ والئی عراق یوسف بن عمر نے ریّان بن سلمہ اراشی کی قیادت میں فوجیوں کا ایک دستہ بھیجا جنکا حضرت امام زید شہید رضی اللہ عنہ سے مقابلہ ہوا مگر آپکے ساتھیوں نے انکا خوب مقابلہ کر کے میدان چھوڑنے پہ مجبور کیا گورنر عراق نے عباس بن سعد مُزنی کی قیادت میں ایک اور لشکر روانہ کیا جس لشکر کو بھی منہ کی کھانی پڑی اور شکست فاش سے دوچار ہوا، پے در پے شکستوں کے بعد گورنر عراق یوسف بن عمر نے سلیمان بن کیسان کلبی کی قیادت میں ماہر ترین تیر اندازوں جنگجووں کا دستہ روانہ کیا جن سے حضرت امام زید شہید رضی اللہ عنہ کا گھمسان کا رن پڑا امام زید شہید رضی اللہ عنہ مسلسل بہادری وشجاعت کی تاریخ رقم فرما رہے تھے رات کی تاریکی میں ایک بد بخت داود بن سلیمان نے آپ پر تیر پھینکا جو آپکی مبارک جبین کی بائیں جانب لگا اور دماغ میں پیوست ہو گیا جسکے سبب آپکی روح پرواز کر گئی جام شہادت نوش کر لیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

یہاں زبردست حیرت کی بات یہ کہ اہل کوفہ نے اپنی عادتِ سابقہ کے مطابق آپ سے بیوفائی کی مگر آپ نے اپنے مٹھی بھر ساتھی مجاہدین کیساتھ ان ہزاروں شامی جنگجوؤں کا مسلسل دو دن تک مقابلہ کیا اور شجاعت و بہادری کی عظیم داستان رقم کرتے ہوئے دشمنوں کے ہر جتھے کو پسپا کیا۔

﴿شھادت وتدفین﴾

آپ 42 سال کی عمر مبارک میں جمعہ کی رات ماہ صفر کی دو تاریخ 122 ھجری میں شہید ہوئے۔

﴿جسم مقدّس کی بیحرمتی﴾

حضرت سیدنا امام زید شہید علیہ الرحمۃ کے وفادار دوستوں کو دشمنوں کی جانب سے آپکے مقدّس جسم کی بیحرمتی کا ڈر تھا چنانچہ تدفین کیلئے مختلف آرا٫ دیں گئیں مگر اتفاق ہوا کہ آپکی تدفین کر کے پانی بہا کر زمین برابر کر دی جائے، مگر ایک دھوبی کے غلام نے تدفین کرتے ہوئے دیکھ لیا اور بھاری انعام کے عوض حکومتی لوگوں کو بتا دیا تو یوسف بن عمر کے حکم پر اسکے حواری حَکَم بن صلت نے ایسی شقاوت و بدبختی کی انتہا کر دی کہ جسپر بدبختی بھی شرما گئی، اس ننگ انسانیت حکم بن صلت نے حضرت سیدنا امام زید شہید علیہ الرحمۃ کے مقدّس جسم کو قبر اکھاڑ کر نکالا اور آپکے سر انور کو کاٹا اور آپکے وفادار حضرت نصر بن خزیمہ حضرت معاویہ بن اسحاق اور زیاد نہدی علیہم الرحمۃ کے سروں کو بھی کاٹ کر گورنر عراق یوسف بن عمر کے پاس بھیجا اس نے یہ دمشق میں ہشام بن عبدالملک کے پاس بھیجا جس نے سر انور لانے والوں کو انعام و اکرام سے نوازا، اور ہشام نے اس سر اقدس کو دمشق کے مرکزی دروازے پہ لٹکائے رکھا پھر اسکو مدینہ منورہ روانہ کر دیا وہاں سے مصر بھجوایا جہاں مرکزی جامع مسجد کے دروازے پر لٹکایا گیا

، کسی مصری نے ہمت کرتے ہوئے وہاں سے اتار کر سر انور کو دفن کر دیا۔ اُدھر کوفہ میں حضرت سیدنا امام زید شہید علیہ الرحمۃ اور آپکے ساتھیوں کے مقدّس جسموں کو لکڑی کے سہارے سُولی پر لٹکوا دیا اور ان لٹکے جسموں پر پہرہ دار بٹھا دیئے تا کہ کوئی ان کو اتار نہ سکے،

ربیع الثانی 125 ھجری میں ہشام بن عبد الملک کی موت تک مسلسل تین سال مبارک جسم سُولی پہ لٹکا رہا ولید بن عبد الملک بادشاہ بنا تو تقریباً ایک سال تک مزید جسم لٹکا رہا پھر ولید کے حکم پر یوسف بن عمر والئی عراق کو لکھا کہ جسم پاک کو اتار کر آگ میں جلا کر راکھ ہوا میں اڑا دی جائے جس پر عمل کر کے آپکے جسم پاک کو جلا کر راکھ ہوا میں اڑا دی گئی۔

(المنتظم لابن جوزی ج 7ص209،الامام زید لابی زهرة ص 224،تاریخ طبری ج 7ص167،انساب الاشراف للبلاذری ج 3 ص239، مناقب لابی حنیفه للموفق ص 260،الکامل فی التاریخ لابن اثیر ج 4 ص 267،البدایه والنهایة ج 13ص106،سیر اعلام النبلا للذهبی ج 1ص390،تهذیب الکمال للمزی ج 10 ص98،مختصر تاریخ دمشق للخطیب بغدادی ج 9ص159)

﴿حضرت سیدنا امام محمد نفس زکیّہ علیہ الرحمۃ والسلام﴾

﴿ولادت، نام﴾

حضرت سیدنا امام نفس زکیّہ علیہ السلام 93 ھجری میں مدینہ منوّرہ میں پیدا ہوئے آپکا اسم گرامی محمد، کنیت ابو عبداللہ اور القاب نفس زکیّہ، مہدی، اور اَرقط تھے، والد ماجد کا نام عبداللہ بن حسن مثّنٰی تھا یوں آپ حضرت امام حسن مجتبٰی علیہ السلام کے پڑپوتے تھے، اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت ہند ابن ابی ہالہ علیہا الرحمۃ تھا۔

(البدایة والنهایة لابن کثیر ج 13ص382،میزان الاعتدال للزهبی ج3 ص 591 ، الطبقات الکبری لابن سعد ج5 ص438)

﴿حلیہ مبارکہ﴾

آپ دراز قد جسم اور سر مبارک بڑا تھا مگر جسمانی قوت میں اپنی مثال آپ تھے، آپ کا رنگ مبارک شدید گندمی تھا اور آپکے دونوں مبارک کندھوں کے درمیان انڈے کی شکل کا سیاہ تل تھا۔

(الاعلام للزرکلی ج 6ص 220 ،تهذیب لکمال للمزّی ج 25ص470)

﴿تحصیل علم﴾

حضرت سیدنا امام محمد نفس زکیّہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی حضرت امام عبد اللہ بن حسن مثنٰی، حضرت نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تحصیل علم کیا اور اس دور کے نامور تابعین کرام سے علم القرآن علم الحدیث اور خاص طور پر علم الفقہ میں کافی دسترس حاصل کی،

(سیر اعلام النبلا للذهبی ج 6ص210)

﴿متفرق واقعات﴾

☆ حضرت امام محمد نفس زکیّہ علیہ السلام اتنے زیادہ جری وطاقتور تھے کہ آپکے والد گرامی کا اونٹ گم گیا آپکا ہاتھ اونٹ کی دم پہ آیا آپ نے اسے دم سے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا جبکہ اونٹ آگے زور لگا رہا تھا حتیٰ کہ دم ٹوٹ گئی اور اونٹ تو بھاگ گیا اور آپ وہ دم لیکر واپس آ گئے۔

(الوافی بالوفیات للصفدی ج 3ص242)

☆ حضرت امام محمد نفس زکیّہ علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا آپکی حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما کے بارے کیا رائے ہے آپ نے فرمایا میں حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنھما کو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھتا ہوں۔

(الصواعق المحرقة لابن حجر مکی ج 1 ص 164)

☆ حضرت سیدنا امام محمد نفس زکیّہ رضی اللہ عنہ علمی مقام ومرتبہ کے باعث آپکا کافی بلند مقام تھا، یہ وہ دور تھا جب بنو امیّہ کے اقتدار کا سورج ڈوب رہا تھا چنانچہ ماہ ذی الحجّہ 131 ھجری میں ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا جسمیں حضرت امام محمد نفس زکیّہ کے دست حق پرست پر بیعت کی گئی اور اس مجلس میں ابوجعفر منصور عبّاسی بھی موجود تھا اس نے بھی بیعت کی، مگر جب اموی حکومت کا خاتمہ ہوا تو حضرت امام محمد نفس زکیّہ کو خلیفہ بنانے کی بجائے ابو العباس عبداللہ سفّاح عباسی بادشاہ بن بیٹھا۔

ابوالعبّاس عبداللہ سفّاح عباسی حضرت امام محمد نفس زکیّہ رضی اللہ عنہ کو شہید کروانا چاہتا تھا، حضرت امام محمد نفس زکیّہ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی حضرت عبداللہ بن حسن مثنّی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اپنے بیٹوں نفس زکیّہ اور ابراہیم کو میرے دربار میں بھیجو جسپر آپ نے اسے جواب دیا کہ وہ دربار میں جانے کو پسند نہیں کرتے، سفّاح عبّاسی نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی ساری اولاد حضرت عبداللہ بن حسن مثنّی اور انکے بیٹوں اور رشتہ داروں کو مدینہ شریف میں قید کروا دیا گیا، مگر حضرت امام محمد نفس زکیّہ اور آپکے بھائی ابراہیم مدینہ شریف چھوڑ چکے تھے جسکی تلاش میں سفّاح عباسی نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا مگر ان تک نہ پہنچ سکا۔

ابوالعباس سفاح کے بعد منصور عباسی نے بھی اسی سلسہ جور وظلم کو جاری رکھا، منصور نے حکم دیا عبداللہ بن حسن مثنّی اور انکے تمام قیدی افراد کو مدینہ سے رَبذہ منتقل کیا جائے جب ان افراد کو مبارک گردنوں میں طوق ڈال کر رَبذہ پہنچایا گیا تو منصور عباسی نے حضرت محمد دیباج جنکی والدہ حضرت فاطمہ صغری بنت امام حسین علیہ السلام تھیں اور وہ ماں کی طرف سے حضرت عبداللہ بن حسن مثنّی کے بھائی تھے، انکو اپنے پاس بلوا کر بہت ظلم کیا، اور کپڑے اتروا کر انکے مبارک جسم پاک پر ڈیڑھ سو کوڑے لگوائے جن میں سے ایک کوڑا جب آپکے چہرہ پر پڑا تو آپ نے فرمایا تیرا بھلا ہو میرے چہرے پر تو نہ مار میں آل رسول ہوں کچھ تو لحاظ کرو پھر آپ

کے سر پر تیس کوڑے برسائے گئے، آپ بہت حسین وجمیل تھے مگر کوڑوں کے بعد آپکا جسم نیلا اور کالا ہو چکا تھا پھر منصور عباسی نے اپنے جلّاد کے ذریعے آپکے سر کو جسم پاک سے جدا کر دیا۔

منصور عباسی نے آل اطہار کے ان قیدیوں کو بیڑیاں ڈلوا کر نہایت تنگ اور ننگے کجاوں پہ بٹھوا کر عراق پہنچوانے کا حکم دیا، چنانچہ انہیں انتہائی صعوبتوں کے بعد عراق لیجا کر ایک ایسی جیل میں ڈال دیا جو ہر طرف سے بند تھی یہاں تک کہ وہاں اذان کی آواز تک بھی سنائی نہ دیتی تھی، وہاں آل اطہار کے مقدّس افراد پر صعوبتوں کی وہ پہاڑ توڑے گئے کہ جنکا لفظوں میں بیان مشکل ہے جسکے سبب تمام افراد اہل بیت وہیں بھوکے پیاسے جیل ہاشمیہ میں ہی انتقال کر گئے۔

حضرت امام محمد نفس زکیۃ علیہ السلام اور آپکے بھائی نے جب منصور عباسی کے ان مظالم کو سنا تو اس ظلم کیخلاف اعلان جہاد کر دیا بہت سے لوگ بھی آپکے ہاتھ پہ بیعت کر کے ساتھ شامل ہو گئے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ حضرت امام مالک علیہما الرحمۃ نے بھی آپکی تائید میں فتوی جاری کیا، آپ نے یکم رجب 145ھ مدینہ شریف کا کنٹرول سنبھال لیا، منصور کو جب علم ہوا اس نے عیسی بن موسی کی سربراہی میں چار ہزار جنگجوؤں کا ایک لشکر ان سے مقابلہ کیلئے مدینہ شریف کی جانب روسانہ کیا جبکہ آپکے ساتھ تقریبا تین سو آدمی تھے حضرت امام محمد نفس زکیّۃ نے مدینہ شریف کے تحفظ کیلئے مدینہ شریف کے اردگرد خندق کھودنے کا انتظام کیا عباسی لشکر نے مدینہ شریف کا محاصرہ کر لیا، حضرت امام محمد نفس زکیّۃ علیہ السلام اور آپکے جانثار ساتھیوں نے عباسی لشکر کا جوانمردی سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ حضرت امام محمد نفس زکیّۃ نے اکیلے ستّر آدمیوں کو واصل جہنم کیا بالآخر جب آپکے ساتھی بھی شہید ہوتے ہوتے تھوڑے رہ گئے ایک جتھے نے آپکو گھیر کر ایسا حملہ کیا کہ آپ زمین پر گر پڑے اور زیادہ زخموں کے سبب آپ بعد از نماز عصر 14 رمضان 145ھ بروز پیر باون سال کی عمر مبارک میں مدینہ منوّرہ

میں شہید ہو گئے۔

حضرت امام محمد نفس زکیّہ علیہ السلام کے سر انور کو جسم پاک سے جدا کر دیا گیا، جسم پاک کو تو جنۃ البقیع میں دفن کر دیا گیا اور آپکے ساتھیوں کے جسموں کو دو قطاروں میں تین دن تک کیلئے لٹکا دیا گیا، حضرت امام محمد نفس زکیّہ علیہ السلام کے سر انور کو عراق منصور عباسی کے پاس بھیج دیا گیا جسے عراق کی گلیوں اور مختلف صوبوں میں پھرایا گیا اور آپکے معاونین کو بھی چن چن کر قتل کیا گیا۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ج 5ص439،الوافی بالوفیات للصفدی ج 3ص242، معجم البلدان لیاقوت للحموی ج 1ص109، البدایة والنهایة لابن کثیر ج 10ص87،امام اعظم ابو حنیفه شهید اهلبیت للکوثری ص148)

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ والسلام

ولادت، نام

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ نام جعفر مشہور لقب صادق تھا آپکی ولادت 8 رمضان المبارک 80 ھجری مدینہ منوّرہ میں ہوئی، آپکو منفرد نسبی اعزاز حاصل تھا، والدہ کا نام اُمِّ فرَوہ جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم کی بیٹی تھیں اور امّ فرَوہ کی والدہ حضرت اسما جو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنھم کی صاحبزادی ہیں یوں حضرت ام فروہ کے پڑنانا بھی حضرت ابوبکر صدیق اور پڑدادا بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے، اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اسی لئے فرمایا،

وَلَدَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ مَرَّ تَیْن.

ترجمہ: (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے دو مرتبہ جنا ہے

(تهذیب الکمال للمزی ج5 ص74،نورا لابصار للشبلنجی ص199)

﴿حصول علم﴾

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامی حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام، حضرت سیدنا عروۃ بن زبیر حضرت سیدنا عطا حضرت سیدنا نافع علیھم الرحمۃ اور دیگر اس وقت کے نامور تابعین سے علم القرآن والحدیث حاصل کیا اور اس وقت کے بڑے بڑے نامور علما وفقہا نے آپ سے زانوئے تلمذ طے کیا جنمیں ایک بہت بڑا نام امام اہل السنۃ امام اعظم حضرت ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں۔

(تذکرۃ الحفّاظ للذھبی ج ۱ ص 127)

﴿حلیہ مبارکہ﴾

آپکا چہرہ انتہائی نورانی پیشانی چمکدار، رنگ سرخی مائل تھا قد مبارک نہ لمبا نہ چھوٹا بلکہ متوسّط تھا، خوشنما صاف ستھرا عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے، سر مبارک پہ عمامہ شریف سجانا آپکا معمول مبارک تھا۔

(الامام الصادق للحسین المظفّر ص 76)

﴿اولاد امجاد﴾

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے چھے صاحبزادے (۱) حضرت اسماعیل (۲) حضرت عبد اللہ (۳) حضرت اسحاق (۴) حضرت محمد (۵) حضرت علی (۶) موسیٰ کاظم اور ایک صاحبزادی حضرت فروہ علیھم الرحمۃ تھی۔

(نور الابصار للشبلنجی ص 202)

﴿متفرق واقعات﴾

☆ منصور عباسی کے جسم پر مکھی آ کر بار بار بیٹھی تو اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اللہ تعالی نے اس مکھی کو کیوں پیدا کیا؟ آپ نے بلا توقف وخوف برجستہ

جواب دیا ظالموں کو ذلیل کرنیکے لئے (اور اشارہ منصور عباسی کی طرف تھا) منصور عباسی خاموش ہو کر رہ گیا۔

(تهذيب الكمال للمزی ج5 ص93)

☆ حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا مجھے جتنی شفاعت کی امید حضرت مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے ہے اتنی ہی مجھے امیدِ شفاعت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء للذهبی ج 6ص259)

☆ حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے کے گلے میں ایسی چیز پھنسی کہ سانس بند ہونے سے وہیں فوری انتقال ہو گیا اس اچانک اور دل سوز صدمہ سے آپ نے ایسا ضبط کیا کہ آنسو تو آنکھوں سے بہت گرے مگر آواز سے بلکل نہ روے دامن شریعت نہ چھوڑا اور بچے کو دفن کرتے وقت آپکی زبان سے صرف یہ الفاظ نکلے پاک ہے وہ ذات جو ہماری اولادیں واپس لے جاتی اور ہمارے دل میں اس ذات کی محبت بڑھ جاتی ہے۔

(الامام الصادق للحسين المطفر ص80)

☆ حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک آدمی نے عرض کیا حضرت میرا پڑوسی مجھے بہت تنگ کر کے ذلیل کرتا ہے آپ نے اسکی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا صبر سے کام لو صابر ذلیل نہیں ہوتا بلکہ ظالم ذلیل ہوتا ہے۔

(نثر الدرر فی المحاضرات للمنصور بن حسين ج 1ص242)

☆ حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس ایک دہریہ (منکر خدا) آیا اور اللہ تعالی کے ہونے پر دلیل مانگی آپکے پاس ہی ایک لڑکا ہاتھ میں انڈا پکڑے کھڑا تھا آپ نے وہ انڈا پکڑ کر فرمایا اس انڈے کو دیکھو اسکے اندر ایک سفیدی ایک زردی ہے اور یہ دونوں مائع کی شکل ہیں نہ اندر سے کوئی چیز باہر نہ باہر سے کوئی چیز اندر جاتی ہے یہ دونوں مائع آپس میں ملتی

نہیں اور کبھی اسی سے مذکر کبھی مونث چوزے نکلتے ہیں کوئی ذات تو ہے جو اسکو کنٹرول کرتی ہے آپکے اس استدلال سے بات اسکی سمجھ میں آگئی اور کافی سوچ و بچار کے بعد کلمہ پڑھ کے دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

(آل البیت حول الرسول ص12)

﴿وفات﴾

آپکا انتقال 15 رجب 148 ھ مدینہ منوّرہ میں 68 سال کی عمر مبارک میں ہوا اور آپکو جنۃ البقیع میں دفن کیا گیا۔

(الوافی بالوفیات لابن خلکان ج 11 ص99)

﴿حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الرحمۃ والسلام﴾

﴿ولادت، نام﴾

حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ولادت باسعادت 7 صفر 128 ھ کو مقام ابوا (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک بستی تھی) میں ہوا، آپکا اسم گرامی موسیٰ، کنیت ابو الحسن تھی آپکے القابات کاظم، صابر، صالح اور امین تھے مگر آپکی شہرت کاظم لقب سے ہوئی ، آپکے والد ماجد کا نام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت حُمیدہ علیہا الرحمۃ تھا

(میزان الاعتدال للذهبی ج 4ص 201،تاریخ الخمیس للدیار بکری ج 2ص287)

﴿تحصیل علم﴾

حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے والد گرامی حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام، امام عبدالملک بن قدامہ بن ابراہیم، امام مالک بن انس بن مالک، امام عبداللہ بن دینار، جیسے اپنے وقت کے اکابر علمائ سے تحصیل علم کی۔

(تہذیب التہذیب للعسقلانی ج10 ص339

،تزیین الممالک للسیوطی ص79)

﴿حلیہ مبارکہ﴾

آپکا رنگ خوبصورت تیز گندمی تھا، عمدہ اجلا لباس پہننا آپکی فطرت ثانیہ تھی،

(صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی ج 2ص186)

﴿اولاد امجاد﴾

حضرت سیدنا امام موسی کاظم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے اٹھارہ صاحبزادے اور بائیس صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔

(تہذیب الکمال للمزی ج 21ص149)

﴿متفرّق واقعات﴾

☆ ایک مرتبہ آپکو خبر ہوئی ایک بندہ آپکے بارے بہت غلط باتیں بیان کرتا آپ نے ایک ہزار دینار تھیلی میں ڈال کر اس بندے کی طرف بھیج دیا جس سے وہ برائیاں کرنے والا شرمندہ ہوا۔

(تاریخ بغداد للخطیب بغدادی ج 15ص15)

☆ ایک بار غلام نے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کی بارگاہ میں بطور تحفہ حلوہ پیش کیا تو آپ نے اس غلام کو خرید لیا اور جس کھیت میں وہ کام کر رہا تھا اسے بھی خرید کر اس غلام کو آزاد فرما کر وہ کھیت بھی اسے تحفہ عطا فرما دیا۔

(البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ج13 ص263)

☆ عیسی بن مغیث قرظی نے جوانیہ میں خربوزے اور کھیرے کی فصل لگائی تو ٹڈیوں کے حملے سے انکا بہت نقصان ہوا، اسکے پاس حضرت امام موسی کاظم علیہ الرحمۃ تشریف لائے اور حال پوچھا اس نے اپنی مشکل بیان کی آپ نے اسے ایک سو پچاس دینار عطا فرمائے اور برکت کی دعا دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسی بن موسی نے بیان کیا مجھے اس فصل سے دس ہزار درہم کا فائدہ ہوا۔

(تهذيب الكمال للمزّی ج29 ص46)

☆ عباسی بادشاہ ہارون الرشید نے آپ سے کہا آپ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں مگر آپ اپنے آپکو اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہتے ہوں؟ حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ نے جوابا ارشاد فرمایا، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

وَمِنْ ذُرِّيَتِهٖ دَاودَ وَ سُلَيْمَانَ وَاَيُّوبَ وَ يُوْسُفَ
وَمُوْسٰى وَهَارُوْن. (سورة الانعام 84)

ترجمہ: اور (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، اور ایوب اور یوسف اور موسی اور ہارون علیہم السلام ہیں۔

حضرت عیسی علیہ السلام کے تو والد ہی نہیں تھے مگر انہیں پھر بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں شمار کیا گیا اسی طرح اللہ تعالی نے جب مباہلہ کے موقع پر فرمایا:

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ كُمْ :سورۃ آل عمران: 61

ترجمہ: تو تم فرماو ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنوں کو۔

اس وقت پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور انکے بیٹوں اور اپنی بیٹی کو لیکر گئے تو حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کے بیٹے ہوئے اور ہم انکی اولاد ہیں (لہذا ہم بھی اولاد رسول صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم ہوئے)

(الصواعق المحرّقة لابن حجر مکی ص553)

☆ حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پہ حاضر تھے وہاں اس وقت عباسی بادشاہ ہارون الرشید بھی حاضر تھا، اسنے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا ابْنَ عَمِّیْ، اے اللہ کے رسول اے میرے چچازاد السلام علیکم اس کے بعد حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَتِ اے ابا جان السلام علیکم، یہ سن کر ہارون الرشید کا رنگ متغیّر ہوا اور آپکو کہنے لگا اے ابوالحسن یہ واقعی اعزاز وشان والی بات ہے۔

(سیر اعلام النبلا ٔللذهبی ج 6ص273)

☆ حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ایک بار حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو ان سے پوچھا کیا آپ ہی نعمان فقیہ ہیں؟ انہوں نے عرض کی جی مگر آپکو میری کیسے پہچان کیسے ہوئی حضرت امام موسیٰ کاظم نے فرمایا اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ،سورۃ الفتح:29، ترجمہ،انکے چہروں پر سجدوں کے اثر نمایاں ہیں۔

(مناقب امام اعظم للموفق ص254)

☆ حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ الرحمۃ سے عباسی بادشاہ ہارون الرشید کا بیت اللہ کے پاس مکالمہ ہوا دوران گفتگو اس نے کہا آپ لوگوں سے خفیہ طور پر بیعت لیتے ہیں؟ تو آپ نے (بطور تحدیث نعمت کے) فرمایا تم صرف جسموں کے حاکم ہو جبکہ میں دلوں کا بھی امام ہوں۔

(الکواکب الدرّیةللمناوی ج 1ص462)

﴿حکومتی مظالم وشھادت﴾

آپکو 158ھ تا 169ھ کے دوران عباسی بادشاہ مہدی نے قید کروایا۔173ھ میں

آپکو ہارون الرشید نے دوبارہ گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا، پھر آپکو رہا کر دیا گیا اسکے بعد تیسری مرتبہ 179ھ میں ہارون الرشید نے آپکو بغداد امیں قید کر دیا، 183ھ میں آپکو دوران قید کھانے یا کھجوروں میں زہر ڈال کر دیا گیا اور اسکے بعد تین دن آپ کے انتہائی تکلیف میں گذرے پھر آپکی 25 رجب 183ھ کو 55 سال کی عمر مبارک میں بروز جمعۃ المبارک شھادت ہوئی، اور بغداد میں ہی آپکی تدفین ہوئی جہاں آپکا مزار پر انوار مرجع خواص وعوام ہے۔

الصواعق المحرقة لابن حجر ص555، میزان الاعتدال للمزی

ج 4ص20 ،وفیات الاعیان لابن خلکان ج 5ص310)

﴿برکات مزار﴾

حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کے ہمعصر محدّث جلیل امام حسن بن ابراہیم المعروف ابو علی خلال علیہ الرحمۃ متوفّی 242ھ بیان کرتے ہیں

مَا هَمَّمَنِی اَمْرٌ فَقَصَدْتُ قَبْرَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ فَتَوَسَّلْتُ بِه اِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِیُ مَا اُحِبُّ.

ترجمہ: مجھے جب بھی کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں (امام) موسیٰ بن جعفر کی قبر پر حاضر ہوکر انکے وسیلہ سے اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں تو اللہ تعالی میرے معاملے کو میری خواہش کے مطابق آسان فرما دیتاہ (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن جوزی ج 9ص89، تاریخ بغداد للخطیب بغدادی ج 1ص442، مرآة الزمان للسبط ابن الجوزی ج 13ص57)

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا:

قَبْرُ مُوْسَى الْكَاظِمِ التِّرْيَاقُ الْمجَرَّبُ.

ترجمہ:(حضرت امام) موسیٰ کاظم علیہ الرحمۃ کی قبر(قبولیت دعا کیلئے)تریاق مجرّب(آزمودہ)ہے

(حیاۃ الحیوان للدمیری ج 1ص432 ،اشعّۃ اللمعات للشیخ عبدا لحق الدھلوی ج 2ص923)

امام ابن حجر مکی، امام عبدالرووف مناوی علیہما الرحمۃ نے بیان کیا:

وَكَانَ مَعْرُوْفًا عِنْدَ اَهْلِ الْعِرَاقِ بِبَابِ قَضَاءِ الْحَوَائِجِ عِنْدَ اللّٰه.

ترجمہ: اہل عراق کے ہاں مشہور تھا کہ آپ(حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا مزار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بابُ قضاءُ الحوائج ہے(یعنی اللہ تعالیٰ آپکے وسیلہ سے مشکلیں حل فرماتا ہے)۔

(الصواعق المحرّقۃ لابن حجر ص 553.الکواکب الدرّیۃ ج 1ص 462.مراۃ الزمان للسبط ابن جوزی ج 13ص57)

﴿حضرت سیدنا امام علی رضا علیہ الرحمۃ والسلام﴾

﴿نام،ولادت﴾

آپکا نام علی اور کنیت ابوالحسن تھی آپ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے صاحبزادے تھے، آپکا مشہور لقب رضا تھا آپکی والدہ ماجدہ کا نام سُکینہ تھا، آپکی ولادت 11 ربیع الثانی بروز جمعرات 148ھ کو مدینہ منوّرہ میں ہوئی۔

(سیر اعلام النبلاء للذھبی ج9ص387،الانساب للسمعانی ج6 ص13)

﴿حلیہ مبارکہ﴾

قد متوسّط ،رنگ مبارک تیز گندمی تھا،عمدہ لباس پہننے کے عادی تھے جبکہ خلوت میں فقیرانہ لباس بھی زیب تن فرماتے۔

(اخبار الدُّول للقرمانی ص341، الفصول المھمّۃ لابن الصباغ مالکی ص234)

﴿تحصیل علم﴾

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے والد گرامی امام موسی کاظم، امام اسحاق بن جعفر، امام یحی بن جعفر، امام عبید اللہ بن ارطاۃ جیسے اکابر علما سے تحصیل علوم کی اور قرآن وحدیث کی مہارت حاصل کی۔

(سیر اعلام النبلاء للذہبی ج9 ص388، تہذیب الکمال للمزّی ج21 ص148)

﴿اولاد امجاد﴾

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو اللہ تعالی نے چار صاحبزادے(۱)حضرت محمد(جوّاد تقی)(۲)حضرت جعفر(۳)حضرت ابراہیم(۴)حضرت حسین اور ایک صاحبزادی حضرت عائشہ علیہم السلام والرحمۃ تھی۔

(سیر اعلام النبلاء للذہبی ج9ص387)

﴿متفرق واقعات﴾

☆ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کی شہادت کے بعد حضرت امام علی رضا علیہ السلام جانشین بنے تو آپ نے ایسا خطبہ دیا کہ بعض لوگوں نے آپکو خبردار کیا کہ اس طرح کے بیانات سے عباسی بادشاہ ہارون الرشید آپ کو جبر وستم کا نشانہ بنائے گا آپ نے ارشاد فرمایا وہ اپنی پوری طاقت لگالے وہ میرا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔

(جامع کرامات الاولیا للنبھانی ج2ص312)

☆ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور تشریف لائے تو دو نامور محدثین حافظ ابوزرعہ رازی اور حافظ محمد بن اسلم طوسی علیہما الرحمۃ اپنے بے شمار طلبا، اصحاب حدیث وفقہا کے ساتھ

حاضر ہوئے، دنیا دیوانہ وار آپکی زیارت سے مستفیظ ہو رہے تھی اور
آپ سے حدیث سنانے کی عرض کی، تو آپ نے یہ حدیث پاک سنائی:

حَدَّثَنِیْ اَبِیْ مُوْسَی الْکَاظِمِ عَنْ اَبِیْهِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ عَنْ اَبِیْهِ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ عَنْ اَبِیْهِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنِ عَنْ اَبِیْهِ الْحُسَیْنِ عَنْ اَبِیْهِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَبِیْبِیْ وَ قُرَّةُ عَیْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِه وَاَصْحَابِه وَسَلَّمَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ جِبْرِیْلُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه حِصْنِیْ فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ حِصْنِیْ وَ مَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ.

ترجمہ: مجھے حدیث بیان کی میرے والد ماجد موسیٰ کاظم نے اپنے والد جعفر صادق

ترجمہ: مجھے حدیث بیان کی میرے والد ماجد موسیٰ کاظم نے اپنے والد جعفر صادق سے، انہوں نے اپنے والد ماجد محمد باقر سے، انہوں نے اپنے والد ماجد زین العابدین سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت حسین سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) سے انہوں نے فرمایا کہ مجھے میرے حبیب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک پیارے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا کہ میں نے رب العزت کو یہ فرماتے ہوئے سنا لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے، جس نے یہ کلمہ پڑھا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا۔

بیس ہزار طلباء محدثین وفقہا کرام نے اس حدیث پاک کو سنا اور لکھا پھر آپ وہاں سے گذر گئے۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ نے مذکورۃ بالا حدیث کی سند کے بارے لکھا

لَوْ قَرَاْتَ هٰذَا الْاَسْنَادَ عَلٰی مَجْنُوْنٍ لَبَرَا ٔمِنْ جُنُبِه.

ترجمہ: اگر کسی پاگل شخص پر یہ مبارک سند پڑھو تو اسکی دیوانگی جاتی رہے۔

(الصواعق المحرّقه لابن حجر مکی ص 286. اخبار الدوول للقرمانی ج 1 ص 344،

فیض القدیر للمناوی ج 4ص489، ،نور الابصار للشبلنجی ص 154 ، الفصول المهمة لابن الصباغ مالکی ص 243،الفتاوی الرضویہ للامام احمد رضا حنفی البریلوی ج 9ص133)

☆ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے ایک آدمی نے پوچھا منصب وخلافت کا تقاضا ہے کہ امیر المومنین کو روکھا سوکھا کھا کر معمولی پہن کر عام سی سواری پہ سوار ہو کر مریض کی عیادت کرنی چاہئے جنازوں میں شریک ہونا چاہئے تو آپ نے ٹیک چھوڑ کر فوراً اسکی بات کا جواب دیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے تو سونے کے بٹنوں والے قیمتی ریشم کے چوغے اور عمدہ مصری لباس زیب تن فرما کر عدل وانصاف کا پرچار کیا،سنو امامت وخلافت کا تقاضا یہ ہے کہ امیر المومنین عادل ومتّقی ہو جو ہر صورت انصاف کرے اور اپنے کئے وعدے پورے کرے اللہ تعالی نے پہننے اور کھانے کو حرام نہیں کیا ارشاد باری تعالی ہے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ:(الاعراف،32)

ترجمہ:تم فرماو کس نے زینت کی چیزوں کو حرام کہا جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کیلئے پیدا کی ہیں۔

(نور الابصار للشبلنجی ص212)

☆ آپکے پاس ایک مہمان آیا اور باتوں میں مصروف تھا کہ اس دوران چراغ بجھنے لگا وہ مہمان چراغ درست کرنیکے لئے اٹھ کھڑا ہوا آپ اس سے پہلے فوری تیز قدموں سے آگے بڑھے اور چراغ درست کر کے مہمان سے کہا ہم لوگ مہمانوں سے خدمت نہیں لیا کرتے۔

(آل البیت حول الرسول ص244)

☆ حضرت سیدنا امام علی رضا علیہ السلام کو عباسی بادشاہ مامون الرشید نے ایک وقت میں اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا اور مامون کے درباری اس سے ناراض ہوئے کہ اس سے حکومت بنو فاطمہ میں چلی جائے گی ،حضرت امام علی رضا علیہ السلام جب دربار تشریف لاتے تو سارا دربار

آپکے احترام میں کھڑا ہو جاتا مگر آپکی جانشینی کے بعد درباریوں نے آپکی آمد پہ آپکا احترام نہ کرنیکا منصوبہ بنایا مگر جب آپ تشریف لائے تو وہ آپکی شخصیت کے پیش نظر بے ساختہ احترام میں کھڑے بھی ہوئے اور سامنے سے پردہ بھی ہٹایا جب آپ چلے گئے تو درباری ایک دوسرے کو کوسنے لگے منصوبہ کی خلاف ورزی ہوگئی ہے، اور آئیندہ احترام نہ کرنیکا پھر مصمم ارادہ کیا جب آپ تشریف لائے تو وہ سب کھڑے تو ہوئے مگر ایک جانب ہی رہے کسی نے آگے بڑھ کر پردہ نہ ہٹایا مگر قدرت باری تعالی کہ یکا یک ایک جانب سے ہوا کا جھونکا آیا اور پردہ ہٹ گیا اور جب باہر تشریف لائے تو بھی پردہ ہوا کے جھونکے سے ایک جانب ہٹ گیا اور آپ گزر گئے

یہ منظر دیکھ کر درباری حیران وششدر رہ گئے اور بے ساختہ پکار اٹھے ان (امام علی رضا علیہ السلام) کا واقعی اللہ تعالی کی بارگاہ میں ایک خاص مقام ہے اور انپر اللہ تعالی کی خاص عنائت ہے لہذا آئندہ انکا پہلے کی ہی طرح ادب واحترام کریں گے۔

(جامع کرامات الاولیا للنبہانی ج2 ص312)

☆ حضرت سیدنا امام علی رضا علیہ السلام کے پاس حضرت ابوبکر بن صالح علیہ الرحمۃ حاضر ہوا اور عرض کی میری بیوی حاملہ ہے آپ بیٹے کی دعا کر دیں آپ نے فرمایا اسکے پیٹ میں دو بچے ہیں ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام علی رکھنا چنانچہ وہ کوفہ واپس پہنچا تو اسکی بیوی نے دو بچوں کو جنم دیا اور یوں آپکی دی ہوئی بشارت پوری ہوئی۔

(الاتحاف بحب الاشراف للشبراوی ص316،

جامع کرامات الاولیا للنبہانی ج 2ص312)

☆ آپ ایک بار حمام میں گئے تو وہاں ایک سپاہی نے کہا اے سیاہ رنگت والے میرے سر پر پانی ڈال تو آپ نے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا اتنے میں آپکو پہچاننے والا ایک آدمی آیا

اور چیخ کر کہنے لگا اوئے سپاہی تو ہلاک ہوجائے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اولاد سے خدمت لے گا؟ وہ سپاہی حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے قدموں میں گر کر آپ سے معافی کا طلبگار رہوااور عرض کیا حضرت آپ نے پہلے کیوں نہ بتایا آپ نے فرمایا یہ ثواب کا کام تھا اسلئے میں ثواب سے محروم نہیں ہونا چاہتا تھا۔

(الوافی بالوفیات للصفدی ج 22ص 157)

☆ حضرت سیدنا امام علی رضا علیہ السلام ایک بار ایسے مقام میں تشریف لائے جہاں بہت سے درندے تھے مگر کسی درندے نے آپکو نقصان دینے کی بجائے سب اپنی دمیں ہلاتے زمین پر بیٹھ گئے،آپ ہر ایک درندے کے پاس فردافرداگئے تو ہر درندہ آپکو پاس دیکھ کرایسے دم ہلاتا جیسے پالتو جانور اپنے مالک کو دیکھ کر دم ہلاتا ہے۔

(مطالب السوول لابن طلحۃ ص 297)

﴿وفات،شہادت﴾

حضرت سیدنا امام علی رضا علیہ السلام کا انتقال بعض کے مطابق کثیر مقدار میں انگور کھانے سے ہوااور بعض کے مطابق آپکو زہریلے انگور کھلائے گئے یاانار کے جوس میں آپکو زہر دیا گیا۔اور یوں آپکی شہادت تقریبا انچاس سال کی عمر مبارک میں جمعہ کی رات 21 رمضان 203ھ کوطوس (جسکا موجودہ نام مشھد ہے) میں ہوئی،اور وہیں آپکا مزار پرانوار مرجع الخلائق ہے۔

(تذھیب تھذیب الکمال للذھبی ج7 ص45،تھذیب التھذیب للعسقلانی ج 7ص388، سیر اعلام النبلا للذھبی ج 9ص 391)

﴿برکات مزار مبارک﴾

محدّث اجل امام محمد ابن حبّان علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں،

وَمَا حَلَّتْ بِیْ شِدَّۃٌ فِیْ وَقْتِ مَقَامِیْ بِطُوْسٍ فَزُرْتُ قَبْرَ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی

الرِّضَا صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلٰی جَدِّہٖ وَ عَلَیْہِ وَ دَعَوْتُ اللّٰہَ اِزَالَتَھَا عَنِّیْ اِلَّا اسْتُجِیْبَ لِیْ وَ زَالَتْ عَنِّی تِلْکَ الشِّدَّۃُ وَ ھٰذَا شَیْئٌ جَرَّبْتُہٗ مِرَارًا فَوَجَدْتُہٗ کَذَالِکَ.

ترجمہ: میرے طوس کے قیام کے دوران مجھے کوئی بھی مشکل درپیش ہوتی تو میں (امام) علی بن موسیٰ رضا صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلٰی جَدِّہٖ وَ عَلَیْہِ کی قبر کی زیارت کرتا اور اللہ تعالیٰ سے اس مشکل کو ٹالنے کی دعا کرتا تو میری دعا قبول ہو جاتی اور میری مشکل حل ہو جاتی میں نے اسے بہت مرتبہ آزمایا اور ہر مرتبہ کامیابی ملی۔

(کتاب الثقات لابن حبّان ج8 ص456)

☆ محدّث جلیل امام محمد ابن حبّان علیہ الرحمۃ کی تاریخ وفات 354ھ ہے اور انکے کہنے پر راویوں کی ثقاہت کو تسلیم کیا جاتا ہے، اتنے معتبر محدّث کا اپنا عمل مبارک یہ تھا کہ بوقت مشکل حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے مزار پرانوار پر حاضر ہو رہے ہیں۔

☆ حافظ الحدیث امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے محدّث امام حاکم علیہ الرحمۃ کی تاریخ نیشاپور سے نقل کرتے ہوئے لکھا امام حاکم علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں۔

سَمِعْتُ اَبَا بَکْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِیْسٰی یَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ اِمَامِ الْحَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ خُزَیْمَۃَ وَ عَدِیْلِہٖ اَبِیْ عَلَی الثَّقَفِیْ مَعَ جَمَاعَۃٍ مِّنْ مَشَائِخِنَا وَ ھُمْ اِذْ ذَاکَ مُتَوَافِرُوْنَ اِلٰی زِیَارِۃِقَبْرِ عَلِیِّ ابْنِ مُوْسٰی الرِّضَا بِطُوْس قَالَ فَرَاَیْتُ مِنْ تَعْظِیْمِہٖ یَعْنِیْ ابْنَ خُزَیْمَۃَ لِتِلْکَ الْبُقْعَۃِ وَتَوَاضُعِہٖ لَھَا وَتَضَرُّعِہٖ عِنْدَھَا مَا تَحَیَّرْنَا.

ترجمہ: میں (امام حاکم) نے حضرت ابوبکر محمد بن مومل بن حسن بن عیسیٰ سے سنا کہ ہم لوگ محدّثین کے امام ابوبکر بن خزیمہ اور انکے ہم پایہ امام ابوعلی ثقفی جماعت مشائخ کیساتھ (امام) علی بن موسیٰ رضا کی قبر کی زیارت کے لئے طوس حاضر ہوئے، میں نے

ان (امام ابوبکر بن خزیمہ) کواس مزار پرایسی تعظیم وانکساری کرتے

ہوئے دیکھا جس نے ہمیں حیرت میں ڈال دیا۔

(تهذيب التهذيب للعسقلانی ج7 ص388،التحفة اللطيفة للسخاوی ج3ص265)

☆ حضرت امام ابوبکر بن خزیمہ علیہ الرحمۃ اتنے بڑے محدّث ہیں کہ حضرت امام بخاری آپکے شاگرد ہیں اور اتنے بابرکت تھے کہ انکے وجود مسعود کواہل شہر مشکلات کے حل کیلئے وسیلہ سمجھتے تھے،

(سیر اعلام النبلاء للذهبی ج 11ص 358)

223ھ میں آپکی ولادت اور 311ھ وفات ہے،اور آپکا مزار امام علی رضا علیہ السلام پہ حاضری وہاں تعظیم بجالانے کامعمول تھا۔

☆ امام محمد بن مومّل اتنے بڑے استاذ الحدیث تھے کہ انہوں نے نیشا پور میں دار المحدّثین بنایا ہوا تھا جہاں محدّثین موجود رہتے تھے وہ خود محدّثین کیساتھ مزار پہ حاضر ہو رہے۔حضرت امام ابوعلی ثقفی علیہ الرحمۃ اس دور کے عظیم محدّث تھے جن کی ولادت 244ھ اور وفات 328ھ ہے اور وہ بھی امام ابوبکر بن خزیمہ علیہ الرحمۃ کیساتھ مزار امام علی رضا علیہ السلام پہ حاضر ہوئے۔

☆ درج بالا روایات سے روز روشن کی طرح منہج ومعمول محدّثین بخوبی واضح ہوگیا۔

﴿حضرت سیدنا امام محمد جوّاد تقی علیہ الرحمۃ والسلام﴾

﴿نام،ولادت﴾

آپکا نام مبارک محمد اور کنیت ابوجعفر تھی اور آپکے بہت سے القابات ہیں جنمیں جوّاد (بہت سخی) مرتضی (محبوب شخص) اور تقی (پرہیزگار) اور آپ اسی لقب سے زیادہ

معروف ہیں۔آپکی ولادت عظمٰی 15 رمضان المبارک منگل 195ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے،اور آپ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں اور آپکی والدہ ماجدہ کا نام خیزُران تھا۔

(المنتظم لابن جوزی ج11 ص62، نزھة الالباب للعسقلانی ج 1 ص180،وفیات الاعیان لابن خلکان ج4 ص175)

﴿حلیہ مبارکہ﴾

آپ متوسّط قد،معتدل جسامت اور گوری رنگت والے تھے۔

(سمط النجوم للعصامی ج 4ص149)

﴿اولاد امجاد﴾

آپکا نکاح عباسی بادشاہ مامون الرشید کی بیٹی ام الفضل سے ہوا اور آپ کو اللہ تعالی نے چھ صاحبزادے (۱) حضرت علی الہادی (۲) حضرت موسی مبرقع (۳) حضرت علی بن جواد(۴) حضرت حسن بن جواد(۵) حضرت حسین بن جواد(۶) عبد اللہ بن جواد،اور چار صاحبزادیاں (۱) حضرت حکیمہ (۲) حضرت بریہہ(۳) حضرت امامہ(۴) علیھم الرحمۃ عطا فرمائیں۔

(تاریخ بغداد للطیفور بغدادی ص 144،لطائف اشرفی للشیخ سمنانی ج2 ص356،الجوھر الشفاف ج 1ص161)

﴿متفرق واقعات﴾

☆ حضرت سیدنا امام محمد جوّاد تقی علیہ السلام بغداد شریف سے حج کیلئے جانے لگے تو باب الکوفہ پر پہنچے تو مغرب کی نماز وہاں ایک مسجد میں پڑھنے لگے مسجد کے صحن میں بیر کا درخت تھا جس نے کبھی پھل نہ دیا تھا آپ نے وضو کیلئے پانی منگوایا اور اس درخت کی جڑ میں وضو کرکے پانی بہایا پھر نماز ادا فرما کے رخصت ہو گئے لوگ گواہی دیتے ہیں کہ اگلی صبح اس

درخت پر بیر لگ چکے تھے اور ان بیروں میں گٹھلی بھی نہ تھی (یہ آپکی کرامت تھی)۔

(جامع کرامات الاولیا للنبھانی ج 1ص168)

☆ آپکے پاس امیہ بن علی اور حماد بن عیسی حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم دونوں سفر میں جارہے ہیں اور آپ سے اجازت لینے آئے ہیں تاکہ آپ سے رخصت لی جائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم آج سفر شروع نہ کرو امیہ بن علی کہتا میں ٹھہر گیا لیکن حماد بن عیسی سفر پہ چلا گیا وہ رات کو ایک وادی میں قیام کیلئے ٹھہرا وہاں رات کے وقت سیلاب آ گیا اور وہاں موجود لوگوں کو حماد سمیت بہا لے گیا۔

(شواھد النبوّۃ للجامی ص202)

﴿وفات﴾

آپ کی وفات پچیس سال کی عمر مبارک میں بروز منگل 5 ذی الحجۃ 220ھ کو بغداد میں ہوئی اور وہیں آپکی تدفین ہوئی۔

(سمط النجوم للعصامی المکی ج 4ص149)

﴿حضرت سیدنا امام علی نقی علیہ الرحمۃ والسلام﴾

﴿نام، ولادت﴾

آپکا اسم گرامی علی، کنیت ابوالحسن اور القابات ناصح، مرتضٰی، فقیہ، متقی، ہادی اور نقی ہیں، آپکے والد گرامی امام محمد جوّاد تقی علیہ السلام اور والدہ ماجدہ کا نام سَمانہ تھا، آپ بروز اتوار 13 رجب 214ھ کو مدینہ منوّرہ میں پیدا ہوئے۔

(اللباب فی تھذیب الانساب للجزری ج 2ص340،
سمط النجوم للعصامی ج 4ص149)

﴿حلیہ مبارکہ﴾

حضرت سیدنا امام علی نقی علیہ السلام کا قد مبارک متوسّط متوازن جسم اور رنگت گندمی تھی عمدہ لباس زیب تن فرماتے۔

(اخبار الدوول للقرمانی ج 1ص349)

﴿اولاد امجاد﴾

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے نو بیٹے (۱) حضرت جعفر بن علی نقی (۲) حضرت جعفر مبرقع بن علی نقی (۳) حضرت حسن بن علی نقی (۴) حضرت محمد حسن عسکری بن علی نقی (۵) حضرت حسین بن علی نقی (٦) حضرت زیادہ بن علی نقی (۷) حضرت علی امام بن علی نقی (۸) حضرت محمد بن علی نقی (۹) حضرت یحی بن علی نقی اور ایک صاحبزادی حضرت عائشہ بنت علی نقی علیھم الرحمۃ تھی۔

(الصواعق المحرّقة لابن حجر مکی ج 2 ص599،تذکرۃ علی النقی للاعجاز ص397)

﴿متفرق واقعات﴾

☆ حضرت سیدنا امام علی نقی علیہ السلام کو عباسی بادشاہ متوکّل نے مدینہ شریف سے بلوا کر بغداد کے پاس ایک بستی سامرائ میں ایک جگہ قید کر دیا اور عباسی بادشاہوں کا یہ مسلسل رویہ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیساتھ اس وجہ سے تھا کہ لوگ انکی پاک نسبت کے سبب بے بہا عقیدت رکھتے تھے اور عباسی بادشاہوں کو اپنی کرسی کی فکر ہوتی تھی اسلئے آل رسول علیھم السلام پہلے بنوامیہ اور بعدازیں بنوعباس کے بادشاہوں کے جبر وتشدّد کا نشانہ رہے۔

☆ ایک بار چند شر پسندوں نے متوکّل بادشاہ سے شکایت کی حضرت علی نقی اپنے گھر میں بہت سا اسلحہ جمع کر رہے ہیں اور لوگوں کو آپ کے خلاف متحد کر رہے ہیں اس نے ایک دستہ بھیجا جنہوں نے جا کر دیکھا تو آپ قبلہ رو سجدہ میں پڑے ہوئے تھے اور قرآن مجید کی وعدو وعید والی آیات تلاوت کر رہے تھے، سپاہیوں نے اسی حالت میں آ پکولیا اور متوکّل کے پاس

لے آئے متوکّل اس وقت شراب پاس رکھے ہوئے تھا اور آپکو پینے کی دعوت دی مگر حضرت سیدنا امام علی نقی علیہ السلام نے متوکّل کی ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر دوٹوک ارشاد فرمایا ہمارے گوشت میں ایک قطرہ بھی شراب کا شامل نہیں متوکّل منہ تکتا رہ گیا۔

(البدایة والنهایه لابن کثیر ج 11ص235)

☆ عباسی بادشاہ متوکّل کے دور میں ایک عورت نے حضرت مولا علی و حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہما کی اولاد ہونیکا دعوی کیا تو بادشاہ نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا کیسے تسلی ہو آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے اولاد فاطمہ کا گوشت درندوں پر حرام کر دیا ہے اس عورت کو درندے کے سامنے ڈالا جائے جب اس عورت کو پتہ چلا اس نے خود ہی اپنا جھوٹا ہونا بتا دیا، متوکّل کے مشیر علی بن جہم نے کہا کیوں نہ اسکا تجربہ (حضرت امام) علی نقی علیہ السلام پر کرلیا جائے چنانچہ آپکو ایک درندے کے سامنے ڈال دیا گیا مگر وہ دم ہلاتا ہوا آپکے سامنے ادب سے بیٹھ گیا۔

(لسان المیزان للعسقلانی ج 3ص566)

☆ عباسی بادشاہ متوکّل کے کمر کے نیچے جسم کے نچلے حصہ میں ایک زہریلا پھوڑا نکل آیا اور بہت علاج کروایا مگر شفایابی نہ ہوئی اور جان خطرہ میں پڑ گئی ابن خاقان کی تجویز سے متوکّل کی اجازت سے ابن خاقان حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور کوئی دوا کیلئے عرض کیا آپ نے فرمایا بکری کی مینگنیاں عرق گلاب میں حل کر کے پھوڑے پر لگاو جب لوگوں کو علم ہوا انہوں نے مذاق بنایا مگر ایک وزیر نے کہا جی تجربہ کرنے میں کیا حرج کیا؟ جب تجربہ کیا تو اسے تین دن میں شفایابی ہوگئی۔

(شواهد النبوّة للجامی ص207)

☆ حضرت سیدنا امام علی نقی علیہ السلام کے پاس آپکا ایک عقیدت مند حاضر ہوا اور بغداد کے قاضی کی شکایت کی بڑا ظالم ہے آپ نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے فرمایا دو ماہ بعد نظر

نہ آئے گا جو آپ نے فرمایا وہی ہوا اور دو ماہ کے اندر وہ معزول ہوا اور اپنے گھر بیٹھ گیا۔

(شواھد النبوّۃ للجامی ص208)

﴿وفات﴾

آپ چالیس سال کی عمر میں بروز پیر 25 جمادی الثانی 254ھ کو سامرا ٔمیں بحالت قید فوت ہوئے اور وہیں آپکی تدفین ہوئی

(وفیات الاعیان لابن خلکان ج 3ص273)

﴿حضرت سیدنا امام حسن عسکری علیہ الرحمۃ والسلام﴾

﴿نام، ولادت﴾

آپکا اسم گرامی حسن کنیت ابومحمد اور القابات خالص، ذکی اور سراج تھے آپکے والد گرامی حضرت سیدنا امام علی نقی علیہ السلام کو سامرا ٔمیں ایک مکان میں محبوس رکھا گیا اس جگہ کو عسکر بھی کہا جاتا تھا اور یہ بستی بغداد سے موصل کے راستے پہ 221ھ میں آباد کی گئی تھی اس کے سبب آپکو عسکری کہا جاتا اور آپکے صاحبزادے حضرت امام حسن عسکری کو عسکری ثانی کہا جاتا ہے، اور آپ اسی سے معروف ہوئے، آپ 6ربیع الاول بروز جمعرات 231ھ کو مدینہ منوّرہ میں پیدا ہوئے، آپکی والدہ ماجدہ کا نام سُوسَنْ تھا۔

(تاریخ بغداد للخطیب ج 8ص353،وفیات الاعیان لابن خلکان ج 2ص94،اکمال الاکمال لابن نقطہ ج3 ص254)

﴿حلیہ مبارکہ﴾

آپکا متوازن جسم رنگ گورا گندم مائل تھا اور عمدہ لباس عمامہ سمیت زیب تن فرماتے تھے۔

(سمط النجوم والعوالی للعصامی ج

4ص150)

﴿علمی مرتبہ ومقام﴾

حضرت سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے علم القرآن والحدیث میں مہارت حاصل کی اوراس دور کے علماء اکابرین حضرت امام احمد بن محمد طوسی بلاذُری استادامام حاکم نیشاپوری جیسے بڑے محدثین نے آپ سے استفادہ کیا۔

(الانساب للسمعانی ج 2ص 351)

﴿اولاد امجاد﴾

آپکا نکاح حضرت نرجس علیہا الرحمۃ سے ہوااورآپکے ایک صاحبزدے حضرت محمد علیہ الرحمۃ تھے جوبچپن ہی میں چار یاپانچ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا(اوراہل تشیع کے عقیدہ کے مطابق یہی آپکے صاحبزادے بچپن میں غائب ہو گئے اورقرب قیامت حضرت امام مہدی علیہ السلام بن کرظاہر ہونگے)

(الصواعق المحرّقہ لابن حجر مکی ج2 ص601،

الوافی بالوفیات لابن خلکان ج 12ص70)

﴿متفرّق واقعات﴾

☆ حضرت بُہلُول نے آپکوایک بار بچپن میں دیکھا آپ بچوں کوکھیلتے ہوئے دیکھ کررو رہے تھے توانھوں نے پوچھا کیا آپ بچوں کے کھلونے دیکھ کررو رہے ہو؟ میں آپکوایسے کھلونے لے دوں؟ حضرت امام حسن عسکری نے فرمایا ہم اسلئے پیدانہیں ہوئے تو حضرت بہلول نے کہا پھرکس سبب سے رونا؟ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْن: (المومنون:115)

ترجمہ: کیا تم یہ سمجھتے ہوکہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیااور تمہیں ہماری طرف لوٹنا نہیں؟۔

حضرت بہلول نے کہا آپ تو چھوٹے بچے ہو اور آپکا کوئی گناہ نہیں پھر اتنے فکر مند کیوں ہو؟ حضرت سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنی والدہ کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا تو پہلے آگ بڑی لکڑیوں کی بجائے چھوٹی لکڑیوں کو لگتی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہیں میں بھی جہنم میں چھوٹی لکڑیوں کی مانند نہ ہو جاوں۔

(الصواق المحرّقة لابن حجر مکی ص562)

☆ ایک شخص آپکے پاس اپنی تنگدستی کی شکایت لیکر آیا کہ خوشحالی کی دعا کر دیں تو آپ نے فرمایا تمہارے چچا زاد کا انتقال ہو چکا اور اس نے وراثت میں ایک لاکھ درہم چھوڑے جو عنقریب تمہیں ملنے والے ہیں چنانچہ تھوڑے وقت کے بعد اسکے انتقال کی خبر مل گئی۔

(اخبار الدّوول للقرمانی ج 1ص 351)

☆ حضرت امام یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ 1296ھ میں عراقی شہر کُوی سَنْجَق میں بطور قاضی تھے وہاں شدید قحط کا سماں بنا تو آپ اپنے رفقاء سمیت وہاں سے نکلے بغداد کی جانب راستے میں سامرائ کے مقام سے گذرتے ہوئے حضرت سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام کے مزار پہ حاضر ہوئے اور کہتے مجھے زندگی بھر ایسی راحت وسکون صرف شہر موصل میں حضرت یونس علیہ السلام کے مزار پہ نصیب ہوئی تھی جو یہاں مزار حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام پہ نصیب ہوئی۔

(جامع کرامات الاولیا للنبھانی ج 2ص22)

﴿انتقال﴾

آپکا انتقال 8 ربیع الاول بروز جمعہ 260ھ کو انتیس سال کی عمر مبارک میں ہوا اور بعض کے مطابق آپکو زہر دیکر شہید کیا گیا، اور آپکو آپکے والد گرامی حضرت سیدنا امام علی نقی علیہ السلام کے پہلے میں سامرائ میں دفن کیا گیا۔

(تاریخ بغداد للخطیب ج 8ص353، الصواعق لمحرّقة لابن حجر ج

2ص 601)

﴿حضرت سیدنا امام محمد مہدی علیہ الرحمۃ والسلام﴾

﴿نام، ولادت﴾

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد یا احمد ہوگا اور لقب مہدی ہوگا اور آپ اولاد فاطمہ میں سے ہونگے آپکی ولادت قربِ قیامت بطور قیامت کی علامات کبریٰ کے ہوگی، آپکے والد کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام مبارک پر ہوگا، اور آپ والد کی طرف سے حسنی سیّد اور ماں کی طرف سے حسینی ہونگے۔

(مفہوم از سنن ابو داؤد: 4284،4282،جامع ترمذی: 2231،

مراۃ المناجیح للنعیمی ج 7ص 274)

﴿حلیہ مبارکہ﴾

حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کھلی پیشانی، بلند بینی، چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار ، دائیں رخسار پر تل دو قطوانی عبائیں پہنے ہونگے۔

(مفہوم از سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 429،

المعجم الکبیر رقم الحدیث: 7495)

﴿دیگر علامات﴾

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں (حضرت) عیسی ابن مریم

علیہ السلام اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم میں سے ہی ہو گا۔
(حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سمیت سبکی امامت کروائیں گے)

(صحیح بخاری رقم الحدیث: 3449)

☆ حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4284)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے گھرانے کا ایک آدمی جو میرا ہم نام ہو گا حکومت کرے گا''۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ وہ آدمی حکومت کر لے۔

(جامع ترمذی رقم الحدیث: 2231)

☆ حضرت سعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے کشادہ پیشانی، اونچی ناک والے ہوں گے، وہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے، ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4285)

☆ حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہو گا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص مکہ کی طرف بھاگتے ہوئے نکلے گا، اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو امامت کے لیے پیش کریں گے، اسے یہ پسند نہ ہو گا، پھر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان لوگ اس سے بیعت کریں گے، اور شام کی جانب سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا تو مکہ اور مدینہ

کے درمیان مقام بیداء میں وہ سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے، جب لوگ اس صورت حال کو

دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی، حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کریں گی، اس کے بعد ایک شخص قریش میں سے اٹھے گا جس کا ننہال بنی کلب میں ہوگا جو ایک لشکر ان کی طرف بھیجے گا، وہ اس پر غالب آئیں گے، یہی کلب کا لشکر ہوگا، اور نامراد رہے گا وہ شخص جو کلب کے مال غنیمت میں حاضر نہ رہے، وہ مال غنیمت تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کو جاری کرے گا، اور اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا، وہ سات سال تک حکمرانی کرے گا، پھر وفات پا جائے گا، اور مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ابوداؤد کہتے ہیں: بعض نے ہشام سے نو سال کی روایت کی ہے اور بعض نے سات کی۔

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4286)

☆ حضرت زرّ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک عرب پر میری اہلبیت میں سے ایک شخص کی حکمرانی نہ ہو جائے جسکا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔

(جامع ترمذی رقم الحدیث: 2230)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے اخیر میں مہدی کا ظہور ہوگا اللہ انہیں بارش سے سیراب کریگا اور زمین اپنے نباتات (خزانے) نکال دے گی اور وہ مال کو صحیح تقسیم کریگا مویشی بکثرت ہونگے اور امت کو غلبہ حاصل ہوگا اور وہ (اپنے ظہور کے بعد) سات یا آٹھ سال تک

زندہ رہے گا۔

(مستدرک للحاکم رقم الحدیث: 867)

☆ حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام مدینہ منوّرہ میں پیدا ہونگے اور حرم کعبہ کے پاس ایک آواز دینے والا ندا دیگا یہ اللہ تعالی کے خلیفہ ہیں انکا حکم سنو اور انکی اطاعت کرو لوگ انکی بیعت کریں گے۔

(الحاوی للفتاوی ج2 ص73)

تمت بالخیر